

وَسَيُجْلَىٰ زُرِّيًّا عَلَىٰ الْأَيْمَنِ مِثْلَ ثِقَلٍ مُّقْبَلُونَ

رسالہ

ماجرى

على السادات والشيعة من يدى بنو أمية وبنو عباسية

ترجمہ مع اہل

عبارات

مکاتیب علامہ ابو المودود غازی و درجہ

علامہ السید علی خان ندوی کبکول

شیخ بہائی علیہم الرحمہ

از
خان بہادر سید اولاد حیدر بلگرامی کو اتھ مقامی
(مؤلف) سید الخضر چاروہ مصوفین سلام اللہ علیہم آمین

شمس الدین کولہ آگرہ مین چہا

SHARAF JUNG ESTD
(Oriental Section)
URDU PRINTER & BOOKS

ماجری

علی
السادات والنشیء من بی بی امیرہ العباسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله على افضاله واِحسانه وفضل الله على
محمد وآله وَاَورَانِ وَالْمُسْتَهْدِينَ لَهُمْ مِنْ
النَّصَائِرِهِمْ دَاعُوَانِ

ماجری (علی السادات والنشیء من بی بی امیرہ العباسیہ)
کیا ہے؟ اور اس ماجریہ کا کیا کیا ہے؟ پہلا اسی کو پیش
کر دینا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرے موجود و مشغول
تالیف۔ تدوین کتاب اسوۃ الرسول کے سلسلہ میں
ایک جملہ مقدمہ ہے اور کچھ نہیں

موضوعات فی الحدیث کی بحث میں بہت سی کتب رہا
دیکھیں پڑیں۔ ان کتابوں کے سلسلہ میں۔ میں نے اور ان احادیث
موصوفہ اور روایات مصنوعہ کو زیادہ غور و غوض سے تحقیق و
تفتیش سے دیکھا جو اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم ہیں

تفصیل شان۔ نوین مدارج اور تکلیف حقوق میں مرتب ہو چکی ہیں۔ چونکہ ہر امر کے لئے ایک سبب اور ہر سبب کے لئے ایک علت خاص کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ان طوفاً رکھ دو بات کی قیادت اور ان دفاتر موضوعات کی سیہ کاری کو اسباب و علل بھی تلاش کر پڑے ضرور ہوئے۔ جیسے جیسے ان امور کی تحقیق جڑ پکڑ گئی وہی وہی یہ راز سرسبز کھلتے گئے۔ بالآخر یہ ثابت ہو گیا کہ ان امور کی ابتدا بھی نظم و نظام خلافت کی ایجاد کیے زمانہ ہی سے شروع ہوئی ہے۔ اور جیسے جیسے نظم خلافت میں درست ہوئی وہی وہی دیکھو اس کی توسیع و ترقی کی بھی ضرورت پڑتی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ استیضاح سلطنت کو قوی اور نہاد دیکھو یہی موضوع ہے

چونکہ ابتدا ہی سے تقریباً ملک و قوم کو تمام افراد حصول دولت کی امیدوں میں یہ گراں اصول کے معاون بنے۔ بدلتے ہوئے یہی تھوڑا سا مخالفت پر قائم رہے نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت کی حمایت اور استقامت کی وجہ سے اس اصول نے ایسی قوت پکڑ لی اور ترقی ترقی پائی کہ اس کے معارین تمام اقطاعات عالم میں موجود ہو گئے۔ اور مخالفتیں مخالفت اصول کی وجہ سے ہر مقام میں نیست نابود کر دیے گئے۔ اس کی ترویج و اشاعت میں سلطنت معادن نے جیسی جیسی ظالمانہ تدبیریں اور جاہلانہ ترکیبوں سے کام لیا وہ آج تک اسلامی کتب تاریخ و

سیر میں محفوظ رہیں۔ بالآخر یہ امور استحکام سلطنت
 اصول مسلمہ بن گئے اور ارجح سے ترجیح دے کر یہ اصول
 عقائد میں داخل کر لیے گئے۔ معاویہ بن ابی سفیان اور
 ہر طبقہ۔ ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ داخل تھے۔ مگر اس کی
 مخالفت میں صرف اسی شخص سے فرقہ کے لوگ تھے جو
 شیعہ علی اور دوستدار اہلبیت کے لقب سے مشہور
 تھے۔ ان امور کی مخالفت کی وجہ سے اس فرقہ اور عقیدہ
 کو لوگوں کو سلطنت کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس لیے
 اوتھان و سوئے اور ان کے گمراہ زیادہ علماء و فضلاء کی تحریز و ترغیب
 سے ابتدا پر آمادہ اور ازراہ پر ازادداشت کر لیے ہوئے

یوں تویہ حالات و واقعات چوتھ جہت تمام تاریخ
 و سیر کی کتابوں میں مندرج ہیں۔ مگر ان میں کوئی ترتیب
 ہر نہ عنوان۔ نہ کوئی تفصیل ہے نہ سلسلہ بیان۔ زمانہ
 کا مذاق بر مآقہ کی تفصیل و سلسلہ کا شائبہ ہے۔ اس لیے
 ضرور بخاندان امویہ میں اور ان تالیفات کا نقشہ کیا جائے
 جن میں سلسلہ کا بھی لطف ہو اور تفصیل کی بھی خوبی۔
 آپ جانتے ہیں۔ جو بنیدہ یا بندہ۔ ممکن نہیں کہ
 کسی کی کوشش بیکار جائے۔ خصوصاً حقیقت کی تلاش
 حسن اتفاق سے عیثیات اللہ و اہل جلد سوم۔ بحث حدیث
 منزلت کو مطالعہ کر کے وقت یہ ہیں درازا یہ حقیقت
 نظر آئے۔ جن کی ندرت اور افادہ و اسفوت کی ضرورت محبت
 زیادہ قوم و ملت کے لوگوں کو تھی۔

چونکہ اصولاً قیام کا کم خیریت ہو۔ اور حدیث سے
 عظمت ہے۔ اس لئے اسوۃ الرسول کے موجودہ سلسلہ تدوین
 کو تین بیبنوں تک موقوف کر کے اسکی ترتیب و تجمیع کی کوشش
 کی گئی اور یہ جو اہر پارے ایک سادہ بیان میں مسلسل کر کے
 پہلے قیوم و ملت کی طبع ہو: اقصیت کو پہلے پیش خدمت
 کر دیا گیا۔ اور اس مجموعہ کا نام ماجری علی المساوات والشیعہ
 من یہ بنی ائیمہ والعباسیہ رکھا گیا

رسالہ ماجری من پہلے علامہ ابوالموئید
 خوارزمی علیہ الرحمہ کے رسالہ شامیہ کی عبارت اصل
 مع ترجمہ درج ہے۔ جو حقیقت میں موضوعات و مصنوعات
 احادیث و روایات اور تمام نظام و مفاسد بنی اسیمہ و بنی عباسیہ
 کا تفصیلی و فہرستہ بہ رسالہ کا رسالہ پورا نقل کر دیا گیا ہے
 اس لئے کہ سوائے کتب آتہ فردوسیہ جناب علامہ فردوس ماب
 طاب ثراہ۔ لکھنؤ کے۔ اجنگ کہ میں بھی ہندوستان پر
 اسکا نام نہیں سنا گیا ہے۔ لہذا بغرض تصدیق و توثیق اسکے
 خاتمہ الشیخ کی اصلی عبارت جو کار برداران مطبوع
 بولاق مصر مغربہ کی طرف سے اصل کتاب کو ساتھ لکھ
 دی گئی ہے۔ مندرج ہے۔

مزید اطمینان کی غرض سے اصل توفیق علامہ
 ابوالموئید خوارزمی کے احوال اور اوّلیٰ معتبہ اور مستند
 ہوئے کی توثیق بھی مختلف علماء و فضلاء۔ محدثین و مؤرخین
 اقول یہ مندرج کر دی گئی ہے

یہ مختصر سار سالہ کیا ہے۔ حقیقتاً تحقیق کا آلہ ہے
اسکین حالات، واقعات کی تفصیل تو ضروری ہے۔ اور
اسمیت بھی خدام نہیں۔ مولف علیہ الرحمہ نے اسکو محققانہ
اور مورخانہ نقطہ خیال سے بالکل غیر جانبدارانہ طریقہ پر
لکھا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ سلسلہ بیان میں واقعات
کو قبل و بعد کا التزام نہیں رکھا ہے۔ اس کمی کا یہ باعث
معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر کوئی خاص کتاب یا رسالہ تو بھی
ہی نہیں بلکہ شیعان ندیشا پور کے ایک استغفہ کا
قلندر داشتہ جواب تھا جو بغیر کسی انتظام تالیفی کے لکھ کر
سائین کے پاس بھیج دیا گیا تھا۔ اس لڑکانہ ترتیب
واقعات کی چند ان ضرورت نہیں تھی۔

دوسری علامہ سید علی خان مدنی کی کتاب
درجات الریبعہ فی طبقات الشیعہ کی عبارت
اصل مع ترجمہ ہے۔ یہ کتاب حقیقتاً کتاب الاحد
امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابی سیف احمد عوبہ مدائنی کا
خلاصہ ہے۔ فاضل محقق نے محققانہ اور مورخانہ انداز
سے تمام واقعات کو مفصل اور سلسل طو پر بقیہ زمانہ
وقوع۔ اوکر اسباب و علل۔ غرض ہر جزوی اور کلی اطلاع
ایکجا حاصل ہو جاسکتی ہے۔ مکاتیب سے اگرچہ اسکر
مضامین مختصر ہیں۔ مگر باقاعدہ ہیں سلسل میں اور
مفصل۔ تیسری کشکول شج بہاوالدین آملی

علیہ الرحمۃ کی عبارت ہے جس کا انداز بیان سورۃ غافر
اور تحقیق شان کھنکھ کے علاوہ - فلسفانہ دلائل پر قیام
ہے - خصوصاً دو صحیحین حدیث و روایت کو اون کے
موضوع کرنے کی ضرورت و مجبوری - اصول عقاید
میں اونکا شمول - پھر ایسے خارجی اثریے اصول عقاید
میں مختلف مفاسد کا پیدائش ہونا اور پھر اون سے اسلام
میں انولع اقسام کے مذاہب اور شعایب کا اختراع ہونا - مزید
جبر کا خاص طور پر متبع ہونا - اس تفصیل و خوبی سے
بیان کیا ہے جسکے تسلیم کر لینے میں پھر کسی عقل والے کو
کوئی عذر نہیں ہو سکتا

چونکہ یہ مضامین اس تفصیل و سلسلہ سے اسلام
کی عام اور مروجہ کتب تاریخ و سیر میں موجود نہیں اور جن مذکور
الصدہ کتابوں میں موجود ہیں وہ فی الحال کمیاب ہیں اور
اگر سب کی سب کمیاب بھی نہ ہوں تو صرف اونکا خریدی میں
ہونا ہی - قوم و ملت کی عام اطلاع و واقفیت کو لئے -
بہت بڑی وقت اور دشواری کا باعث ہے - اس ضرورت
کو مد نظر رکھ کر اس خادم قوم و ملت نے جو گذشتہ تیس برسوں
سے ان اقسام کی قومی اور دینی خدمات کو انجام دیا ہے
محض افادہ و اطلاع قوم و ملت کی ضرورت کو موقوفہ بالا -
ان کتابوں کی عبارت کہ اون کے سلیس اور عام فہم ترجموں
کو ساتھ جمع کر دیا ہے - گویا یہ مقدمہ کے سہارے اس تبصرہ
کا جو اسوۃ الاولیاء میں بشلی صاحب کر دیا ہے

سیرۃ النبی پر لکھا گیا ہے اور جس میں انہیں موضوعات
کی قوت استناد پر مستحجات احادیث کو مراد است
تاریخ و سیر پر ترجیح دی گئی ہے اور ان تمام نظام مفاسد پر
خاک ڈالی گئی ہے جو ان موضوعات کو اصلی باعث تھے

ایسے آئینہ نظام و جو رجحانہ منو جنبیدہ تبارہ ستم یک سر و
یخون بہاش اینکافات عمل بنکر و سیدلہ بن ظلمت

(مؤلف)

ایسے کہ بالغ نظر ان قوم و ملت اس مختصر مگر مفید
خدمت کو قبول نہ کرنا مگر کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں

برکاتِ بیاں کار بادشاہ نیست

و

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین و صلے اللہ
علیٰ محمد و آلہ الطاہرین

المؤلف

احقر

سید اولاد حیدر بلگرامی

عن عمر

کواثرہ شریف العمارات

ضلع آرد

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

فہرست مضامین مندرجہ
رسالہ ماجریہ

شمار	مضامین	صفحہ
۱	مکاتیب علامہ ابوالمؤید ابوبکر محمد ابن عباس خوارزمی	۲۸-۱
۲	عبارت خاتمہ الطبع رسالہ مکاتیب از مطبع بولاق مصر	۲۸-۳۰
۳	عبارت کتاب درجات الرفیعہ از علامہ سید علی خان مدنی	۳۱-۴۴
۴	توثیق امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابی سیف المدعو بہدائی	۴۴-۴۶
۵	توثیق علامہ ابوالمؤید ابوبکر محمد بن عباس خوارزمی	۴۶-۴۸
۶	عبارت کشکول شیخ بہاؤ الدین آملی علیہ الرحمہ	۴۸-۴۹

المولف الاحقر سید اولاد حیدر
عفی عنہ

الترکب

رسالہ مکاتیب علامہ

خوارزمی علیہ الرحمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
کتاب الی جماعہ الشیعہ	کتب محمد بن ابراہیم اوالی ابرار
نیشہ ابورما مقصد ہوتا	شیعان نیشاپور پر ظلم و تعدی
بن ابراہیم و الیہا۔ سمعت	کی اور اوصون و علامہ خوارزمی
ارشاد اکرم اللہ تعالیٰ	کی خدمت میں اپنی حقیقت کا
و جمع علی تقویٰ امیر	استفادہ کیا تو علامہ بوصوف
ما تکتویہ السلطان الذی	نے جواب دین لکھا۔
لا یجمل بالاعلیٰ العدل و	خدا تمہاری کوششوں کو ہذا
لا یبیل بالاعلیٰ جانب	کے راستہ کرے۔ میں تمہاری
الفضل ولا یبالی بان	استدعائی۔ خداوند عالم کو
یمزق دینہ اذا رفا دنیاہ	حکم تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق
ولا یفکر فی ان لا یقدم	دے۔ تم نے اپنی جگہ کی نسبت
یضاہ اذا وجد رضاہ	لکھا ہے۔ وہ یہ برکت کا کہ کو ایسا
وانتم و نحن اصلنا اللہ	ہونا چاہو جو عدل کے مطابق حکم
واباکم عصایہ لم یرض	دے ہمیشہ فضل و کرم کی سزا
	مائل ہے۔ ایسا فعل کرے کہ

اللہ لنا الدینا فذخرنا للہ اس
 الاخری ودرغیب بنا عن ثواب
 العاجل فاعد لنا ثواب الاجل
 و قسمنا قسمین قسم مات
 شهید او قسم عاش شہید
 فالحی یحسد المیت علی ما
 صار الیه و لا یرغب بنفقد
 عما جری علیہ قال امیر
 المؤمنین و یسویا الہین
 علیہ السلام المحن الی
 شیعتنا السراع الی الحدیث
 و هذا المقالہ استست
 علی المحن و ولد اہلہا فی
 طالع المیزان و الفتن
 فحیاء اہلہا فخص و
 تلوم حشوہا غصص
 و الایام علیہم متحاملة
 و النینا الیہم ماثلة فاذ
 کنا شیعة ائمتنا فی الفرائض
 و السان و متبئی ائانہم
 فی راتہ کل قبیح و فل حسن
 قینبغی ان تتبع اثارہم

اگر او سکاوین خراب ہو گو ذہر بکافانہ
 ہو او سکو ہمیشہ رہنا خدا کی فکر کرنا
 سب مقدم کر دے شہیدان نیشاپور
 تلگو اور ہلوگوں کو خدا کی تعالیٰ صلہ
 خریدے اور توینق نیک۔ ہم وہ قوم
 معصیت زدگان ہیں جن کو لیے خدا
 فرمایا کوئین قرار دیا ہر بلایہ
 آخرت میں ہم کو دوزخ فرمایا
 اور بدلہ ثواب جہانم جس جگہ
 دست خاص پر اوں دوزخوت
 دیکھو کا وعدہ فرمایا ہے ہلوگ دو
 قسم کے ہیں۔ پہلی ایک قسم تو
 شہید ہو کر یا زہر شہادت ہو گئی
 اور دوسری قسم معصیت میں زندگی
 بسر کر گئی۔ جو ہم میں سے زندہ
 ہیں وہ جانیوالوں پر ان کی
 مسائب گذشتہ کر باعث رشک
 کرتے ہیں اور اپنے نفیس میں ان کی
 مصائب کی وجہ سے ذرا بھی
 رد گردانی کا خیال نہیں کرتے
 حضرت امیر المؤمنین و یسویا
 الدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

فی المعین غصبتہ سیدنا انت
 فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا علی
 الہا میراث ایہہ صلوات
 اللہ علیہ واللہ یوم السقیفۃ
 و آخر امید المؤمنین عن
 الخلاۃ و سلم الحسین علیہ
 السلام متر و قتل اخو لا
 علیہ السلام ترجمہ از مہذب
 زید بن علی با کتاسہ و قطع
 واس زید بن علی بن الکوفہ
 و قتل ابنہا عجمہ و ابیہا شہید
 علی بد عیسیٰ بن موسیٰ
 البیہقی و مات من شہد
 بن جعفر بن حمیس عذر و
 وسم علی بن موسیٰ پیدا
 المامون و ہذا مراد شہد
 یفخ حتمہ وقع الی الاندلس
 فرید اوسانہ عیسیٰ بن
 زید طریقہ اشہد اوقل
 بختی بن عبد اللہ یہد
 الامان و کرمہا و بعد
 تکرید الصمد و الضمان
 کرمہا و شہد شہد
 تیزی سے آدمی کو ہسم پر ضرب کر
 بعد اس آجاتا ہی۔ اب کر کلام کی
 بنا اس پر یہ کہ آپ کی اولاد و
 زببات کی پیدائش اوس مقام
 پر اشوب۔ زوال اور فتنہ و فساد
 و مایع بن واقع ہوئی کہ آپ کی
 اولاد اغصاب کو تمام زمانہ حیات
 تکلیف و شدت میں گتو اور ان
 کو قلوب مختلف فکر و کمروا ت میں
 مبتلا رہے۔ زمانہ اول ان پر حملات کرتا
 رہا۔ دنیا اپنی طرف مائل کرتا رہی
 گویا او کی بچھو ٹھپڑی رہی۔ گروہ ایہجہ
 ہر ایک امامون کے شیعوہ برحالی
 میں فرائض و سن کی انجام دہی
 میں مصروف رہے اور اپنی دین کی
 اخبار و اندر کی اتبات میں تمام
 ہر قبیلہ کو شریک فرماتے ہر بار ان
 کی اتباع اثار اس کے حالات یہ
 مفصلہ و خبر میں۔ جناب فاطمہ
 سلام اللہ علیہا و علی و علیا کی شہد

هذا غير ما فعل يعقوب بن
 النيث بلوثة طبرستان و
 غير قتل محمد بن زيد و الحس
 بن القاسم الداعي على
 يد اى ال ساسان و غير ما
 صنع ابو السباح فى بلوثة
 المدنية حملهم بلا غطاء و
 الاطحا من السجى الى مائة
 و هذا بعد قتل مسلم بن قتيبة
 لابن عمران على حين اخذ
 بابويه و قد ستر نفسه و
 فارى شخصه بصانع حيانه
 و يدافع وفاته و لا كما فعله
 الحسين بن اسمعيل المصعبي
 ينجي بن محمد الزبدي خاصه
 و ما فعله مزاحم بن خاقان
 بلوثة الكوفة كافه و يجب
 انه ليست فى بيعة الاسلام
 بلدة الا وفيها القتل طالى
 ربه تشارف فى قتله الاموي
 و العباسي و اطبق عليهم
 العدنانى و الفخطانى

ابان او نكر او راو نكى اولاد و سب
 انقاد و مقيد كى دن غصب كر
 لى گى او را بر ائمه بن عليه السلام
 سب و آخر بن خلافت دى گى
 حضرت امام حسن عليه السلام كو مخفى
 طور بر زبر و باگه او را و ن كو بھان
 حضرت امام حسين عليه السلام
 كو مدنيه طور بر قتل كر دالا - زيد
 بن علقم كى رو كى كو كئاسه (مقام)
 غلظه مبن بھان سوزى او را و ن
 جنگ مبن او را سر كا تا - او را و ن
 دونون بيئون محمد او را بر ائمه
 اى كى عيسى بن موسى عباسى
 قتل كر دالا - حضرت موسى بن
 جعفر امام سفتم او را و ن
 رشيد كى قبيد خان مبن بھان
 اسيرى فقال فرما يا او را و ن
 رشيد نو على بن موسى امام
 بيستم عليه السلام كو زبر و با -
 او را بن محمد مقام فتح سب
 بزيمت پاكر ملك اندلس
 اسين امين و نام و نشان

<p> ہو گئے۔ اور یحییٰ بن زید (موت الا شہال جزاعلی سادات بارہ و بلگرام یکہ و نہا ہو کر پریشان پھر تے رہی۔ یحییٰ بن خیراندین زید کو امان دی جانے حلف شرعہ اوٹھا اور عہد پیمان جائز اور ضمانت کی جانے بعد بھی قتل کر دلا۔ بہ صرف وہ لوگ ہیں جو حجاز و عراق میں شہید ہو گئے اور غریبوں کو کلاہ پر وہ لوگ تھے جنکو یعقوب بن لیث ز۔ ادا تلوی ہوئے کو حرم میں علا و طبرستان میں قتل کر دلا۔ اسی طرح محمد بن زید اور حسن بن القاسم کا قتل بدامنی کو قبیلہ اسان کو ذریعہ قتل کر باہر لگو علا و ہوا سیاح سادات علویہ مدینہ کو بلا پردہ و مسلمان راجہ حجاز سے سامنے لگیا اور یہ امر او سو قتل واقع ہو گیا۔ قتیبہ بن مسلم باطنی بن عمر ابن علی کو قتل کر چکا اور ابوہریرہ سے کہ قتیبہ نے اندرون ایک شخص کو دیکھ لیا تھا کہ وہ ابن عمر بن علی کی </p>	<p> ظاہر حرم الاحباب نہ تھے من ذی بیان ولا بکر ولا الا وہم شہاکاء فی دما کھم کما تشاء ایسا دلیلی جز قادتکم الحجة الی المنبہ و کہ ہویش از ذلہ فماتوا موت الغرة و وثقوا بما اھم فی دار الباقیہ فسبح نفوسهم عن ہذا الفانیہ شہر شیرجوا کما من اللہ الا شہر بہا مشہدہم و اولیہم ولا قاسوا و ان من الشہداء الا قاسا انصارہم و ابی الحکم اس شہن رخشاں بن عمار بن یاسر بالمذنبہ و نفی یا من الغناری الی الریدہ و اشخص عامر بن قیس التیمی و غرب الا شہر النخی و عدی بن حاتم الطائی و متہ عماد بن ذر لہ الی الشام و نفی کسب بن زیاد الی العراق و حبس </p>
---	--

ابی بن کعبہ و اقسامہ و عادی
 محمد بن حذیفہ و اواہر بن
 فیہد و محمد بن سالمہ با عمل و فعل
 مع کعب فی الخطبہ با عمل
 و اتباعہ فی سائرہ بنو امیہ
 نقادون من حارثہم و یحدرون
 بہن سالمہ و یحفلون الیہ
 و لا یصوبون الہ انصارہ و لا
 یخافون اللہ و لا یحشون
 الناس قد اتخذوا عبادا و اند
 خولہ و مال اللہ و لا یجدون
 الکعبہ و یحبون النعمی
 و یعطون المصنوعۃ الموقو
 و یحطمون اعناق الہنداس
 و یسیرون فی حریم الرستول
 سیرہم فی حریم الکفار و اذا
 شتی الاموی و لم یات بالقتل
 عن کلانۃ قتل سوبہ حمر
 الکتدی و حمران الحق
 انحنی علی بعد الایمان
 الموکہ و المواتق المفضی
 و قتل زیاد بن سمیہ و لا

کی حفاظت جان اور مصیبت مرگ
 سرا و کراون کی ترکیب گیر تہذیب
 قتبہ نے عین اسی حالت میں پکڑو
 با با او قید کر لیا اور البقی بن حسی
 بن یحییٰ مصعبی و خاص طوہر بن
 بن مزیدی کہ ساتھ ظلم و شقاوت
 رقی اور ایسی ہی نظام و شقاوت
 مزاحم بن حاتم ان کو کہ کساد
 عتہ کے ساتھ گئے اور یہ بھی
 شمار کیے سمجھ لو کہ حاکم اسلحہ
 میں کو تو شہر ایسا نہیں جھوٹا
 جس میں ایسا اہل اطاب نہ قتل کئے
 المرمون اور ان کا قتل و خون میں
 ہموئی و حبس و شہر کی شہرت کی
 اور ان کو اس قدر میں کسی عدلی
 یا قضا کی نہ سطا بقت کی ہو
 کوئی شخص قبائل و بیابان
 بنی بکر و بنی ہاشم کی نہ نہ
 میں ایسا نہیں جھوٹا جو
 ان کو خون میں نہ شریک ہو
 ہو۔ ان جماعتوں کی
 نے جو خون و شہر تیار کیا

من شیعة الکوفہ وشیعہ الیہم
 صبرا وان سحیم حبسا واسرا
 حتی قبض اللہ محبوبہ علی
 اسواء اعمالہ وختم عمرہ
 بفسر احوالہ فاستبرأ بسکین
 جرحاۃ وبقض ابناۃ قتلاۃ
 النبی ان قتل ہانی بن عروۃ الہادی
 ووسیع بن عقیل الهاشمی الکلا
 ووعقب باختر بن زیاد الزیاحی
 وبنو موسیٰ عمر بن قریظہ اکا
 وجیبہ ابن مظاہر ابو سید
 وسمیع بن عبد اللہ الحنفی
 ونافع بن ہلال الجبلی و
 وخطیل بن سید الشامی
 وعباس بن شیبہ الشاکری
 فی نیف وشمعین بن جماعہ
 سبعة اعماس بن علیہ السلام
 یوم کربلاء ثانیاً سلط علیہم
 الدعی بن الدعی عبید اللہ
 بن زیاد یمنیہم علی جند و
 النخل وافتلحہم الی ان القتل
 حتی احتش اللہ دہانہ فقل

اس منظر ہون کی جب بغیرت و موت
 کو پسند کیا اور ذات سی جان کو ناپا
 فوایا اس لہر و غرت کی سون سر گئے
 اور ان تمام نعمات پر زائر ہو کر
 دار آخرت میں او کو لینے دین و عقی
 اپنی پاک ریحون کو دنیا سے فانی
 رہا کیا اور ان جنات میں کسی نے
 کا سرگ ایسا نہیں یہ بس کا زلف
 او کو شیعوں اور او کو دوستوں
 کو چکھا بوز کوئی مظالم شدایہ
 ایسریاتی نہ سب جو انھوں نے خیالی
 مہموں اور ان کو پیدا کرنا خدا
 رشتہ بن پر نگہ رہے ہن حضرت
 عثمان بن عفان و حضرت عمار
 و شہر ملا مارکی اور حضرت ابو
 فہارکی کو دینہ سے رہنڈ نکالا
 طرح طرح سے عبد قیس انیسوی کو جلا
 دہنی بھیر کپ اور شہر نخی اور سی
 من حاتم حدیث و او کو کھ سے نکال دیا
 اور عمر بن زکریا کو بھی شام کی طرف
 بھیجا اور کسبل بن زیاد کو ملک

لظہر بد ماظم التي سفلت عظم
الشعبة بحسب يرسم الذي اسفل
فانتمعت لغمر لا اهل البيت
طائفة اراد الله ان يخرجهم
من عهده لا ما صنعوا ويخسل
عنهم نفس ما اجرة حوافض
صد الفتنة الماغية وطلبوا
دم الشهيد من ابن الزانية
لا ينيلهم قلة عددهم وانه طام
مردارهم وكثرة سواد اهل
المكوفة بازالهم الا اقتدا ما على
القتل والقتال وسخايم بالهول
والاموال حتى قتل سليمان
بن بشير اختراعي والمسيب
بن محبة الخرازي وعبد الله
بن واصل التميمي في رجال
من خياد المؤمنين وعلية
الناعين ومصابيح الامام
وفرسان الاساذ من قضاة
ابن الزبير على الجبال والفرق
نقتل المختار محمد بن شقيق
الا وادوا فتي الاشهاد

بين ايمنى قلعي مما نعت كروى الله
ابن ابي كعب پر ايسوی ستم بر پا
کئی دور کو خاتمہ تک پہنچایا۔
محمد بن خدیفہ کو ساعد دار و ما ظلم
کو اور محمد بن سالم اور کب ان کو
کر خون میں جو جو تہ کیسین کی گشتیں
وہ اپنی مقام پرین اور کو عبد نبی
را و ضنین کی تقلید اختیار کی
جو نوگ اور کو گریہ پھر زلف دار
علی مجمل و صفین میں اور کو تو
قتل کر ڈال اور جو گئے تھے اور
ساتھ غدر و فساد کیا۔ نہ اولو
مہاجرین کو پناہ دی اور نہ نصرت
را و کئی امانت کی اور نہ دنیا
والوں نے ان کی قدر کی۔ ان
کو لوں نے بے بدگمان خدا کو اپنی
ملکیت اور مال اللہ کو اپنی
خاص دولت سمجھ کر کھاتھا۔
کو کہ سہید کر دیا تھا۔ صحابہ
کی پرستش کرتے تھے اور جرم
رسول مسلم کی ان کو گونے دے وہ
خدا کی راہ اور اس طرح اوسین

طلب بدام المظلوم الغریب
 فقتل قاتله ونفی عنادله و
 اتبعوه ابا عمر بن کیسان
 را حمر بن شمیط و مرافا عد
 بن یزید و السائب بن مالک
 و عبد الله بن کامل و القنفذ
 بقایا الشیعة یمثلون لهم کل
 مثله و یقتلونهم ثم قتلوا حمزہ
 طهر الله من عبد الله بن
 زبیر البلاد و اراح من اخیه
 مصعب العباد فقتلها عبا
 الملت بن مروان کذا اللؤلؤ
 بعض الظلمین بعضا بما كانوا
 یکسبون بعد ما حبس ابن
 الزبیر محمد بن حنفیہ اراد
 احراقه و نفی عبد الله بن
 عباس و اکثر ادهاقه فلما
 خلت البلاد کالروان
 سلطوا النجاشی علی الجوزین
 ثم علی العرافین ثم علی
 یالہ اشمن و اخاف
 الزعمان و قتل شیعة

داخل ہوئے تہ جس طرح حرم کفار
 میں داخل ہوئے ہیں نماز موقوفہ
 کو ترک کر کے تہ ازاد اور نیکو کاروں
 کو قتل کر دیے تھے۔ اور بنی اُنبہ میں
 جب کوئی کسی ضلالت کا مرتکب
 ہوتا تھا تو اس کو قتل کر دیتے تھے
 اور جو ابن عدی الکنندی کو بخلاف
 قسم مہاجرین اور وہاں صحیح
 قتل کر دیا اور زیادہ ستم دیتے
 تھے اور وہ شیعہ کو قتل و لہجہ کو
 قتل کر دیا اور ان کی کشتی برباد کر
 دے تھے اور ان کی قید رکھتا تھا یہاں تک
 کہ عوبہ اپنی بد اسما کی زیادتی
 کو اپنے خدائے دربار میں بلا لیا گیا
 اور اس کی عمر ترین اعمال کے
 ساتھ تمام ہو گئی یہ عوبہ کی
 تبعیت اور اس کی بیعت و اختیار
 کی جو کہ اس کے باپ نے چھپا
 چھپا کر رکھا تھا یہ بتائے اور کہ
 ملائکہ دکھلا دے گا کہ یہاں
 ہالی بن عروہ المرادی اور

لی و صحا انار بیت النبی و
 جوی منه ماجوی علی کمیل بن
 زیاد النخعی و انصل البلاء
 مداة الملك المدا تیه الی
 الايام العباسیة حتی اذا
 اراد الله ان یختمہ مدقم
 بلکثر اتاکم و یجمل اعظم
 ذنوبکم فی اخر ایاکم بعث علی
 بقبة الحق المصل والذین
 المعطل نہیںدین علی فخذلوا
 و منافقوا اهل العراق و قتلوا
 اهل الشام و قتل بن شیعته
 فضی بن خزيمة ای حمدی و
 معری بن اسحق الانصاری
 و جماعة من شابعه و تابعه
 و حتی من ذویجہ و احناة
 و حتی من کلمہ و اثناة فلما
 انتصروا ذلک الحرس و
 واقفوا ذلک الاشہ
 العظیم غضب الله علیہم
 و انتزع الملك منهم فبعث
 علیہم ابا مجرم لا ابا مسلم
 اور سلم بن عقیل ہاشمی کو پہلی علی
 طور پر قتل کر دیا اور انکو بعد
 حرمین توڑ دیا حتی۔ ابو موسیٰ عمر بن
 قریظہ ان انصاری جیسے اس ظالم
 الاسدی سید بن عبداللہ کھنفر
 نافع بن ہلال الجلی۔ خطیب بن سعد
 الشامی۔ عباس بن شیبیب
 الشاکر و شیعان امام حسین علیہ
 السلام سے بے رحم قتل کر دیے
 کربلا میں قتل کیا پھر بدمعاش
 و رقعہ خطیب کے بعد ولد احکام بن
 و ار احرام عبداللہ بن زیاد دینے
 شیعان قرب و جوار کو درختوں
 کی شاخوں پر سولیاں دلائی
 اور انواع انعام کمرانہ انکو
 قتل کر دیا۔ یہاں تک کہ خاوند
 عالم نے اسکی پشت پر ان بگیناں
 خون ناحق اور تنگ حرم
 کی بیشمار عصیت کا بار کر دیا
 اور اوسد ریان میں ایک
 جماعت نخلصین کو گرفت
 اہلیت کی توفیق ہوئی اور

فَنظُرًا نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ إِلَى
 صَلَاحِ الْعُلُوَّةِ وَالْإِلَاحِ
 الْعَبَاسِيَّةِ فَتَرَكَ تَقَالُ وَأَتَبَعَ
 هَوَا وَبَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا وَ
 وَافَتَحَ عَمَلُ بَقْتُلِ عَبْدِ اللَّهِ
 بَنِ مَسْوِيَّةِ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ بَنِ
 جَحْفَرِ بْنِ طَالِبٍ وَسَلَطَ
 طَوَاغِيتَ خَرَّاسَانَ وَخَوَاجَ
 سِجِسْتَانَ وَأَكْرَادَ أَصْفَهَانَ
 عَلَى الْإِبِطَالِ بِقَتْلِهِمْ
 تَحْتَ كُلِّ جَبَرٍ وَمَدَارٍ وَطَبِيعِهِمْ
 فِي كُلِّ سَهْلٍ وَجَبَلٍ حَتَّى نَسَطَ
 عَلَيْهِ أَحِبَّ النَّاسِ إِلَيْهِ قَتَلَ
 كَمَا قَتَلَ النَّاسَ فِي طَاعَتِهِ وَ
 لَمْ يَنْفَعِهِ أَنَّ اسْمَ اللَّهِ يَرْفَعُهُ
 وَأَنَّ ذَكْبَهُ بِالْإِغْوَاءِ وَحَلَّتْ
 مِنْ دُونِ نَبِيِّ الدُّنْيَا غِيْطُ
 فِيهَا عَسْفًا وَتَقْضَى ذِمَّةُ
 خَوَارِجٍ وَحَقِيقَاتِي أَنْ يَكُونَ
 وَقَدْ لَسْتُ لَأَتَّ مَجُونَةً بَاهِلٍ
 بَيْتِ الْمَرْمَالِ ذُو مَعْدَنٍ
 الْهَيْبِ وَالطَّهَارَةِ قَدْ تَبَيَّنَ

خداوند عالم نے انکو گون کر دیا
 ان ظلم وقت کی شرابی کا ارادہ
 فرمایا اور اس جماعت کو ان شہید
 مظلوم کو خون ناحق کا معاوضہ
 اس ولدِ احرام کو لینا چاہا۔ مگر
 اونکی قلت اعدادِ اخیرین زیادہ نہ
 ہوئی اور اونکو شک پہنچنے کی امید
 منقطع ہو گئی اشرار کو فتنہ کی جماعت
 اون کو مقابلہ و مقابلہ پر طیار
 ہو گئی اور اپنی جان و مال سے
 ستھ ہو گئی بیان تک کہ سلیمان
 بن صرور خراسانی اور سبب بن خثیمہ
 انفراسی اور عبد اللہ بن واصل
 التمیمی جو اخیر مومنین اور بیکو
 کارنا بعین شمار ہوئے تھے اور
 شہسوارانِ اسلام اور انوار
 ابدیتِ اسلام کہلے تھے قتل
 کر دیئے۔ اسکے بعد حجاز و عراق
 پر ان نے سب سے بڑا ستم ہو گیا اور مختار
 و مظلوم غریب اور شہید نصیب
 نصیب کا قلب خون کیا اور
 اون کو تمام قاتلون کو قتل کیا

عاجلہ و تلفظ حاضر ہم حتی
 قتل عبد اللہ بن محمد بن عبد
 اللہ الحسنی بالبند علی ید عمر
 بن ہشام بن عمر التغلبی فمات
 لکھن بمحن قبر بتماد لہ علیہ
 ولان مسہ علی یدایہ و هذا
 قلیل فجنب ما قتلہ ہارون
 منہ و فعلہ موسی قبلہ ہم
 فقد عرفتم ما توجہ علی الحسن
 بن علی یفزع من موسی و انفق
 علی بن الحسن الا فطس الحسینی
 من ہامون و من جری علی
 احمد بن علی الوبیدی و علی
 القاسم بن الحسن بن علی
 الحسنی من حبسہ و علی علی
 بن عسکان الخضر اعی حاین
 اخذ من قبلہ و الجملة ات
 ہارون مات و قد قصا شجر
 النبوة و اقلع شری الامامہ
 و انما اصلہم اللہ اعظم
 نصیباً فی الدین من الاغتر
 فقد احاذرہ و من شکی بظہیر

اور اوکی دشمنوں کو ذلیل یا ذلیل
 و خوار کیا اور ابو محمد کیسے ان اور
 جہنم شمشاد اور رافعہ بن زید
 اور سائب بن مالک تمام جماعت
 شیوہ او کا ساتھ دیا۔ اور قاتلان
 حسین کو اسی طرح قتل کیا جس
 طرح او بخون ز شیعان حسین کو
 قتل کیا تھا بیان تک کہ خدایے
 عبد اللہ بن زبیر کے وجود سے تمام
 بار و امصار کو ظاہر کیا اور او کو
 بھائی مصعب کی طرف سے بھی
 تمام دنیا کو آرام و اطمینان ہو گیا
 اور اندونون کو عبد الملک بن
 مروان نے قتل کیا۔ اسی طرح
 ایک ظالم کے بعد دوسرا ظالم
 قائم ہوتا گیا اور ان کے انواع
 اقسام کی ظالم عمل میں آتا گئے
 اس سے قبل ابن زبیر نے محمد
 حنفیہ کو قتل کیا اور او کو جلا
 دینے کا قصد کیا۔ عبد اللہ بن
 عباس کو نضال کا انکار کیا اور
 اکثر اوقات او پر سخت ظلم کئے

انفقد المصنوع فاما في الصلوات
 الاول فقد قتل زيد بن
 صوحان العبدى وعوقب
 عثمان بن حنيف الانصاري
 واقصت شحارشة بن قدامة
 السعدى وجندب بن زهير
 الاسدى وشراح بن هاني
 الماردى ومالك بن كعب
 الازجبي ومعهل بن ثعلبة
 الدياحي والحرث الاعوى
 الاحمد بن داود الفضيل الكنان
 وما فيه من اخر على وجه
 قتيل او عاش في بيته ذليلا
 لسمع شمة الوصى فلا يتكر
 ويرى قتله الا وصيائه
 واوكادهم فلا يفير ولا
 يخفي عليهم حرج عامتهم
 وحجهم كجابر الجعفي و
 وكشيد الحميري وكثير بن
 بن اعين ليس الا الهضم
 لله من الله يتلون اولياء
 الله ويبرعون من الامراء

اور جب تمام ملک ال عراق کو
 لو خالی ہو گیا تو حجاج پہلو
 حجاز پر پھر تمام عراق کا دلی
 ہوا اور وہ بنی ہاشم کے ساتھ
 طرح طرح کر کھیل کھیل اور
 بنی فاطمہ کو ڈرایا اور دھمکیاں
 شیعان علی کو دیں تا کہ قتل
 کیا اور ال بیت رسول کی بنیاد
 کھود ڈالی کیل ابن زیاد
 غمی پر جو مصائب گذشتہ
 یہ تمام حسبتین اور مظالم بنی
 امیہ سر کے وقت سے لیکر بنی
 عباس کو زمانہ تک قائم رہے
 یہاں تک کہ خدا نے اونکی مدت
 حکومت تمام کی اور اون کے
 گناہوں کو تمام لوگوں کو گناہوں
 سے عظیم ترین قرار دیا۔ ابراہیم
 بن امیر من جب حق مہمل اور
 دین مہمل ہو چکا تھا تو زید بن
 علی نے اخوان حق کو لئے سی
 بیخ کی اہل عراق نے اون کو
 ساتھ نفاق کیا اور ان کو

اللہ وکفی بہ حوما غلامہ عندہم
 وعبا کبیرا بیتہم وقل فی
 بنی العباس فانک مسجد بجد
 باللہ لعالی مقالا ووجل بے
 عجا تبہم فانک نری ماشئت
 عجالا یجبی فیہم فقر
 علی الدلیلی والذوکی وجمہل
 الی المخرفی والفرغانی ویتو
 امام من ائمة الهدی و
 عید من سادات بہت
 المصطفی فلا یقتع جنازہ
 ولا یخصص مقبرتہ و
 ویوت خضر اطہم او
 لادعب او مسخر او ضارب
 فتخضر جنازہ العدل
 والقضاة ویعم مسجد
 النعیمیة عند القوادی
 الیہ ویسلم فیہم من
 میر فونہ دھربا او سوفطایہ
 ولا یتعرضون لمن یداس
 کما بالفلسیہ ومانویا و
 یضلون من عن فوہ شیعا

او کو چوریا اہل شام فی حرکت
 او کو قتل کیا اور او کو ساتھ
 شیعوں کو مثل قبرین خرمہ
 الاسدی اور توبہ بن اسحق افسر
 اور او کو متبعین کی جماعت
 کثیر کو قتل کیا یہاں تک کہ ان
 لوگوں بھی قتل کر ڈالا جو ان
 لوگوں کو قرابت اور عزیزی
 رکھتے تھے یا وہ لوگ جو انکی
 مدد و سنا کرتے تھے جب ان ظلم
 وقت زیان تک ان حسان
 حریت کی شک توہین کی اور
 ان کو گناہ و مصیبت اس شہت
 کو ساتھ پہنچ گئی تو خدا نے
 ان پر غضب نازل کیا اور ان
 سے انتہاء تک کر لیا۔ ان
 پر ابو بکر (ابو مسلم بن اکرم
 مسلط کیا۔ پھر نظر قدرت علویہ
 کو ساتھ ابو مسلم کی سختی اور
 عباسیوں کو ساتھ اسکی نری
 کو برابر دیکھتی تھی اوس نے اپنی
 اس کردار میں خوف خدا کو چھوڑ

وسیف کون دم من سہمی ابدتہ
 علیا ولولہ قتل من شیعہ متہ
 اہلبیت غیر المعلی بن خنیش
 قتل داؤد بن علی ولولہ بحیر
 دہم غیر ابی تراب المزہبی
 لکان جرجلا لیداع نائثرہ
 لاظفک وصدع ایلشتم و
 جرجلا یلشتم وکفام اب
 شعراء قریش قالوا فی
 اہلباہلیۃ اشعار الہجونیہ
 امیر المومنین علیہ السلام
 ولیدارضون فیہا اشعار
 المسلمین فحلت باشعارہم
 ودرنت اخبارہم ورواہا
 الرواة مثل الواقدی وذهب
 بن منیۃ التمیمی؛ مثل
 الکلبی والشرقی بن القناعی
 والہشام بن عدی وداؤد
 بن الکنانی وان بعض الشعراء
 یسکون فی ذکر مناقب الرضا
 بن فی ذکر معجزات النبی صلی

یا۔ خود فرضی کی بناءت کی۔ اور
 کو دنیا کو اہل حقہ بچا انا۔ او کو طرہ
 یون ظاہر ہوئے کہ او کو لا عبد اللہ
 بن محبوب بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی
 طالب کو قتل کر آیا او کا وزن خراسا
 خواجہ بختیان اور اکراو
 اصفہان کو ال ابی طالب کے
 قتل پر بغین کیا انھوں نے زوال
 ابی طالب کو ہزاروں میدانوں
 اور رگستانوں میں ڈھونڈا
 ڈھونڈ کر قتل کیا بیان مذکور
 اور پر را ابو سلمہ برامک
 ایسا کہ مسند ہوا جو او کے
 ابو سلمہ نزدیک سب سے زیادہ
 محبوب تھا (السفاح) اور
 او کو ابو سلمہ کو (ولیسای
 اس نے (السفاح) نے قتل
 کیا جیسے اس نے کثیر تعداد
 بندگان خدا کو قتل کیا تھا اور
 اس نے بھی اس نے ولیسای
 مواخذہ کیا جسے اس نے اپنی

فیه قطع لسانہ و یخفی دیوتہ
 کما فعل بعد اللہ بن عمار
 البرقی و کما ارید بالکعبت
 ابن زید الا سدی و کما انشر
 قیو منصور بن الزیر فان
 النمری و کما در علی و عیال
 اختراعی مع رفقہم من
 مروان ابی حفصہ الہاشمی
 و من علی بن الجہم الشامی
 لبس الا لغلوہما فی النصب
 و استجہما مقتارہا
 حتی ان ہارون انجین ان
 وجعفر المتوکل علی الشیطان
 لا علی الرحمن کانا لا یعطیان
 الا ولا یبذلان الا لمن
 شتم ال ابی طالب و نصر
 مذهب النواصب مثل
 مصعب ابن الزبیر و وہب
 البختری من الشراء مثل
 مروان ابی حفصہ الاموی
 و من الادباء مثل عبد الملک
 بن قریب الاصمعی قائم

بیعت کر لے دوسروں سے مواخذہ
 کہ بچے اس شخص کو اسکا ہر طرز عمل
 بھی کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا کیونکہ
 اسکی یہ سود تبیری غضب خدا کا
 باعث ہوئی حصول مدعا کو عیدہ
 ایو حریں کر کھڑے پر سوار ہو گیا
 دنیا میں اسکی اعمال جبط ہو گئے
 تمام دنیا کو اس نے جور و ظلم سے
 بھر لیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا اور
 تمام ملک کو قید خانہ المیت بنی
 اور بعد ن طہارت سے بھر گئے۔
 اسکی خلفا اور ورثا نے بھی اسکی
 تقلید کی۔ عبد اللہ بن محمد بن
 ہشام بن عمر التنبلیجی کے ذریعہ
 سے قتل کیا اسکی وجہ صرف
 خلافت مصلحت سلطنت کے
 شک و شبہ کر سوا اور کچھ معلوم
 نہیں ہوئی اور یہ واقعات
 تو ان مظالم کے مقابلہ میں
 جہارون و المیت کو ساتھ
 کہو یا موسیٰ عباسی کر گیا بہت
 ہی قلیل اور کچھ بھی نہیں ہے۔

فی ایام حضرت فضل بک
 بن عبد اللہ الدبیری وابی
 السطی ابن ابی جون الاموی
 وابن ابی شوراب العیشی
 وحن ارشد کمزبہ ستد
 عتقک بالعرذلة الوثقی
 اثرنا الایمن علی الدنیاء
 لایس یزید نابصیر زیادہ
 من زاد فینا ول یجل لانا
 عقیادۃ نقصان من نقص
 متافان الاسلام بداعا غرام
 وسیحود کما بداع کلہ من
 اللہ ووصیۃ من رسول
 اللہ یومر ثامن یشاء من
 عبادہ والعاقبة للمتقین
 ووسع الیوم غد ویم السبت
 احد قال حمار یاسر ضی
 اللہ عنہ یوم صرغین ووضی
 حتم تبلغ سعفات ہجر لعننا
 انا علی الحق والحق علی الباطل
 ونقد جزم جمیش سیدل
 اللہ صا و آة اللہ علیہ

حضرت اشیمان نیشاپور خود
 واقفین کہ سوی عباسی کہانچون
 حسن بن علی پر غلام شمعین کہ
 گذرا اور علی بن حسین اقطس
 حسینی پر بارون کہ باھتون جو غلام
 گذریے اور احمد بن زید بن علی پر
 اور قاسم بن علی الحسنی پر قبۃ وائم
 اور علی بن غسان انخرامی پر
 گرفتاری اور رو بکاری کہ مصاب
 بارون کہ باھتون جو گزریے وہ
 مشہورین بیان تک کہ بارون
 مکیا ایسی حالت میں کہ وہ شجرہ
 رسالت کو قطع او نخل امات کو
 متماصل کر چکا تھا۔ اور ایے
 اشیمان نیشاپور خدا تبارک
 اسوین صلاح و خیر دے تلوگ
 نعت دین میں اشمس شہزادہ چشتہ
 نہیں کچھ جسکو خوف زدہ کیا گیا
 اور علی بن یقظین براہنام لکھا
 گیا اور ان سوزنا نہ سابق میں
 زید بن صوحان العبدی کو پہل
 پیر بعد او کو عثمان بن حنیف

ثم هوم ولقد تاخر الاسلام
 ثم تقدم - الم - احسب الناس
 ان يقولوا متادهم لا يقتلون
 ولو لا محنة المؤمنين وقلته
 ودولة الكافرين وكثرتهم
 لما امتلأت جهنم حتى تقول
 هل من مزيد ولما قال الله تعالى
 ولكن اكثرهم لا يعلمون ولما
 اتينهم الجحش من المصير
 ولا عرف الشكر من الكفور
 ولما استحق المطيع الا حبس
 ولا احتجب العاصي الودع فلان
 اصابتنا مكية فذلك ما قد عود
 نالا وان رجعت لنا دولة فذل
 قد انظرونا فعندنا جهنم
 تعالى لكل حاله الاله ولكل
 مقامه - فحاله فعند المحسن
 الصابر وعند النعم الشكر
 ولقد شتم امير المؤمنين
 عليه السلام على الناس
 الف شهر فما شككت في

الاضداد - عارضة من قدر الله تعالى
 الخديج بن الوليد الاسدي اور شريك
 بن ابي المراءى اور اخرون مالك
 ابن كعب رجبى يعقل بن قيس
 رابى - حوث بن الاعور رابى
 اور ابو الطفيل كنانى كويجى البسى
 مصيب بن ميثم آئين اور انين
 بن كوفى منقش اليسا بنين بجا
 جرة قتل كيا كيا هويا بگيا هويا
 اور بگيا كيا كيا هويا بگيا هويا
 فقيرانه زندگى نہ بسر كيا هويا اور
 برابر خياب على عرقى پرست و شتم
 نہ سنتا هويا اور او سكي تزيه و كذب
 پر مجال كھتا هويا او كيا او صبا و
 و زريات كو قتل ہو تو موى كھتا
 هو - ليكن باليهنم او كيا عقايد
 دين تغزى ايا اور به نظام اونكو
 كولى حرج نہ ہو نچا سكه جيسا
 كه جابر جعفى - رشيد بجرى
 اور زرار بن اسن ك حالات
 سے ظاہر ہے - كيونكه بہ سب

فی وصیتہ و کذب محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 یضع شتانین فما القمنا لا فی
 نبوتہ وعاش ابلیس مدۃ
 تزيد علی المدد فلم تر تب
 فی لعنتہ واینلنا بقصۃ الحق
 ونحن مستقینون بدولتہ
 ودفعنا الی قتل الامام بعد
 الامام والرضا بعد الرضا
 فلا مرتۃ عندنا فی حقہ امامتہ
 وکان بعد اللہ مفعولا
 کان امر اللہ قدرا مقدر
 کلا سوف یقبلون ثم کلا سوف
 یقبلون وسیعلم الذین
 ظلموا ای منقلب ینقلبون
 ولنعلم ینبأ بعد حین
 اعلموا ان حکمہ اللہ ان بنی
 امیۃ الشجرۃ الملعونۃ
 فی القرآن واتباع الطاغوت
 والشیطان یجحدوا فی
 دفن محاسن الوہی وایستأجر

بزرگوار اولیا و اللہ (امت طاریف)
 کو دستار حق و انکو دشمنوں سے بڑا
 بچے اور ظلم وقت کر ذبک اور کجا ہی جرم
 عظیم تھا اور حبیب کبر تھا۔ اب بنی
 عباس کو کردار کا ذکر کرو۔ انکو ذکر
 میں بکھوت سی احوال منیگی اور
 اون کو افعال میں عجائب و غرائب
 مشاہدات پیش انگری۔ بیت
 المال کی تقسیم کو گویا ان لوگوں
 نے قبائل دیلم۔ اقوام ترک۔ اہلس
 اور فرغانہ کو بنے خاص کو وقف کر دیا
 تھا اور جب ائمہ بنی کہ طبقہ میں سے
 کوئی امام مرجع تھا یا اہل بیت
 مصطفیٰ میں سے کوئی سید المقوم
 انتقال فرما جاتا تھا تو کوئی فرد
 واحد اونکو خبریہ من شریکینہ
 سوتا تھا۔ بخلاف انکو جب کوئی
 مسخروہ۔ قوال۔ یا شاہی مٹا جانے
 سے یا بے دالامرجع تھا تو تمام علما
 و فضلاء اور فقہانہ اوس بے
 جاہ کی مشابہت کرتے تھے

من کذب فی الحدیث علی النبی
 صلعم وحو لوالہجو ارا الی بیت
 المقدس عن المدینہ وخیلاً
 زعموا الی دمشق عن الکوفہ
 وبنوا فی طرس ہذا کلامہ الاموال
 وقللہ واعلیہ العیال واصطنع
 فیہ الرجال فمات مرا وعلی
 دفن حدیث من احادیث رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
 ولا علی تحریف ایہ من کتاب
 اللہ تعالی ولا علی دس من
 اعداء اللہ فی اولیاء اللہ
 کان بنیادی علی روساہم
 بفضائل النیرۃ وبعیکت
 بعضهم بعضا باللیل و
 النجی لا تنفع فی ذلک رعبیۃ
 ولا تمنع منہ رعبۃ ولا
 رعبۃ وحق غریبات
 استدلال اہلہ وان اقل
 حزیبہ والباطل وان رضع
 بالشبہ فیجوز ذلیل غلطی

اور بزرگان و کسان قوم کے
 مقابر و مساجد میں اوسکی قبر
 بناتے تھے بنی عباس اور لوگوں
 سے جو دنیا دہ تھے اور سوسطائیر
 جو تھے بحسن سلوک پیش آتے
 تھے۔ اور یہ لوگ اگر قوم و ملک
 کو کتب فلسفہ اور حکمت مانویہ
 کی تعلیم دیتے تھے تو ان سے مطلق
 اعراض نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب
 کسی شیخ کو یہ بیان لیتے تھے تو
 اوسکو قتل ہی کر دیتے تھے
 اور جس شخص کا نام علی ہوتا تھا
 اوسکی گردن مارے تھے یعنی
 بن خنیسؓ تو اوہ دین علیؑ نے قتل
 کیا۔ اور انی تراب مروزی کو
 جس دوام کی سزا دی۔ ان
 لوگوں نے ایسے ذمہ و نظام
 لگائے تھے وہ کبھی مری نہیں
 ہو سکتے اور وہ آتش فتنہ و
 فساد برپا کی جو کسی جگہ نہیں
 سکتی اور وہ زخمیہ کاری

وجہ بکل ملیح قال عبد
 الرحمن بن المحکم وهو الفرس
 بنی امیہ ۵
 سنیہ امیہ شہادۃ الحصار
 ونبت رسول اللہ لیس لہ اسر
 غیرہ
 لعن اللہ من یسب علیاً
 وحبسنا من سؤۃ و امام
 وقال ابو دھیل الجعفی حمیہ
 سلطان بنی امیہ وولایہ
 آل ابوسفیان ۵
 بتیت السکاری من امیہ نو
 والطف قتل ما ینام جمیعہا
 وقال سلیمان بن قیس ۵
 وان قتل اللطیف من الہاشم
 اول قتال المسلمین قد زلت
 وقال الکبت بن زید
 وهو جادر خالد بن عبد
 اللہ قشیری ۵
 قتل بنی امیہ حیث حلوا
 وان خفت المہند القطیف
 اجاع اللہ من اشبعتموہا

پہونجی جو کبھی اچھے نہیں ہو سکتو
 اور جنھوں نے اون جھکاؤ فرس
 کی تو اعانت کی جنھوں نے اپنے
 اشعار میں امیر المومنین کی بھوک کی
 لیکن اون شہزادے سلام کی تو نصیر
 بنیہ کی جنھوں نے اپنی اشعار میں
 حضرت علی کی مدح و ثنا کی تھی -
 بنی عباس نے خاص کر انھیں اشعار
 (بجوتیہ) کو طلب کیا اور اون کو
 تمام اخبار و روایات کو اپنی خاص
 اہتمام سے شایع کیا اور جنھیں خبر
 و آثار سے واقف تھے وہ بن
 منیہ النعمی کہیں - شرفی بن
 القضا می بشیر بن عبدی اور
 راسین الکنتانی و ذفریہ
 و شریاہ کہ و الیہ - بعض شہزادے
 شیعہ نے عمدہ تہنیں - بلکہ تحفیت
 صلح کے ذکر و معجزات کو سنا
 حضرت علی کے فضائل و مناقب
 کا بھی ذکر کیا اوس غیر سبکی
 کی زبان گزالی تھی - اور اوسکا
 وظیفہ بند کر دیا گیا - اسی طرح

واشجع من مجور کما جیعا
 وما هذا الا لحجب من صباح
 شعراء بنی العباس علی
 ما وسمهم بالحق وان کرهوه
 وتفضل ما نقصوه و
 قتلوه قال المنصور بن
 الزرقان علی بساط هر
 ال النبی ومن یحبهم
 یتطامنون مخافة القتل
 من النصارى والیهود
 من امة التوحید فی الارض
 وقال دعبل الخراعی و
 هو صبیحة بنی العباس
 وشاعرهم
 الم ترانی منذ ثمانین حجة
 ابروح واغدا واد الی حیرا
 اری قیام فی غیرهم مقتسم
 واید یقیم من فیهم صلفرت
 وقال علی ابن العباس
 الرومی وهو مولی المحتصم
 عبد اللہ بن عمار البرقی کرسا
 ظالماته سلوک کثر او کسبت
 بن زید اسدی کرسا
 یہی تراوکی منصور بن الزرقان
 کی توقیر تک اس جرم میں کھو
 ڈالی گئی اور ایسے ہی مصائب
 وحل خراش اور اوگر رقا
 پر مروان بن الی حفصہ السامی
 اور علی بن جهم الشاکر باقون
 اوگر انتہائی مصائب کی نشان
 بین ظاہر ہوئے۔ یہاں تک
 کہ مارون بن خیران اور
 جعفر شاکل جو متوکل علی الشیطان
 تھا نہ متوکل علی الرحمن
 و دیون کی ناصبت کو خدا
 نے نادم کر دیا۔ یہ دیون الیسی
 طر وقت ثابت ہوئے ہیں کہ
 الجیون کی اپنی دولت و ثمنان
 ال ابیطالب کے لئے غلام و اشیاء
 کی غرض سے وقف کر دی بھی
 انکو کون تفرقہ نواصب کی
 کی بری مدد کی۔ جیسا کہ

قالیت ان لا ینرج المرء منکم
 قبل علی جہان فیصیح
 کذلک بنو العباس نصیرکم
 ونصیر بالسیف الکلی المذبح
 فکن اوان السبئی محمدا
 فتیل ذکی بالدماء مضرج
 وقال ابراهیم بن العباس
 الصولی وھو نائب القرم
 عامرھم فی الرضا لما قرب
 المامون ۵
 ھن علیکم ما بوالکم
 وتعتون من ما فواحد
 وكيف لا ینتقصون قوما
 لقیثون بنی عم جوعا و
 سغیا ویمیلون اذ یار الترتک
 والذیلم قضة وذهب
 لتتصرون المغربی و
 الفرغانی ولجفون الحجاز
 والانصاری وبولون
 بانباط السواد وخرارھم
 وقلق البحر والطما طمر
 قیادھم ویمیزون المال ال

علما دشمنان ال ابطال بن
 عبد اللہ بن مسیب بن الریسیر
 - وہب بن وہب النجری اور
 شعرا بین مروان بن حفصہ
 الاموی کو ساتھ اور اویا وین
 عبد الملک بن قویہ ال اصمعی
 کو ساتھ بڑے بڑے سلوک کیے
 گئے۔ سیف جعفر کے زمانہ میں
 بکر بن عبد اللہ الریسیری۔ الی
 السط بن الی ایحون الاموی
 وابن الی شوارب العیشمی کے
 ساتھ عطا ہے وافر کیے گئے اور
 ای حضرات (سلمان نیشاپوری)
 خدا کو رشد و ہدایت عطا فرما
 بہوگ عروۃ الوثقی کے ساتھ
 شمسک بن اور ہماری دنیا کی
 بھی پناہ ہے اس میں
 پر قائم ہے۔ سکو جتنی بعیرت
 دین حاصل ہو چکی ہو اس سے
 گشتے والی نہیں ہو۔ یہ ہے
 عقاب مستحکم ہیں۔ اور سلطان
 اسلام کو نقصان فی ال

ابی طالب میراث انھم
 وفی جدم نشیء العلی
 الاکلہ فخرہا و یفتوح
 علی الایام الشہوتہ زلا
 یضہمہا و خراج مصر و
 الہواز و صدقات البحرین
 والحجاز تصرف الی ابن ربیع
 المذنبی والی ابراہیم
 موصلی وابن جامع التمیمی
 والی زلزل الضارب و جردما
 الزائر و اقطاع یحییٰ بن
 نصرانی و قوت اهل بلد و
 جاری بغا الذکر و کلافتہ
 الاشرار و سنی کفایہ ائمہ ذلک
 علاء و المتوکل زعمو بیک
 باثنی عشر الف ستریہ و
 البسند بن سادات اهل البیت
 یحقیق برنجیہ او سندیت
 و صفو لا مال الخراج و مصر
 علی از عراق الصفا عنہ و
 علی سواتد الخافئہ و عنی
 الکلایان و رسمو م

و کون فی نقص و ام ہنین سوا
 جنون ازین بن عجیب و غریب
 بدعتین پیدا کین کلہ العادہ
 و صایا یہ رسول اللہ صلعم سے
 بالکل منحرف ہو کر خداوند عالم
 یوں توجس کو چاہتا ہر زین کا
 وارث بنانا کر۔ مگر آخرت
 نیک بندوں کے لئے ہے۔
 آج کو بعد کل آیتہ والہم اور ہر
 یوم السبت (سینچر) کے بعد
 یوم الاحد (اتوار) اپنے والد
 عزو ہے۔ حضرت عمار یار رضی
 اللہ عنہ جنگ عقیقہ کو روز
 نہایتے بخبر کہ اگر یہ لوگ (اہل البیت)

حکومت کرتے تباہی و تباہی
 و آخر کفار و تمس بھی لیا یقین
 تا ہم ہم ہی یقین کرتے ہینگی
 کہ ہم حق پر ہیں اور وہ ضرور
 باطل پر ہیں۔ بہ بھی غور کے
 قابل ہے کہ پلو جانب سالتاب
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لشکر
 کو نہایت بونی۔ اور پھر اب

القرآءین و علی سحار
 و علوبة المغتبی و علی ذنبد
 و عمر بن بانه الملاحی و یجلو
 علی الفاطمی باکله و بشریه
 و یصارفونه علی دانی و
 حبه و یشر بن العولده
 بالید سر و یجبرون لها ما
 بقی برنق عسا کرد القوم
 لازین احل لهم الخمس
 و حرک علیهم الصدقة
 و فرضت لهم الکرامه
 و الحمة یتکفون ضی
 و یجذکون فقر او یردش
 احد هم سیف له
 ذنب الا ان جدک البنی
 و ابولا الوصی و امه فاطمی
 و جدانه خد بجه لکری
 و مذ هبه الا بسات
 و امامه القسرات
 ایله اخس ما افاد کا
 ما جیاد

تو سکر خالفین کو شکست پر
 شکست پہنچانی۔ اسی طرح
 پہلو تبلیغ و توسیع دین میں
 تاخیر ہوئی اور عماران تقدم
 اسی کے متعلق خدائے ارشاد
 فرمایا ہے۔ کیا لوگ یہ سمجھتے
 کہ وہ صرف اس کہہ دینے کے
 ایمان لائے ہیں چھوڑ دینے
 جائیں گے اور کیا وہ لوگ فساد
 نہیں کرتے۔ اور حقیقت
 میں اگر مومن کی تعداد کم اور ان
 کے حساب زیادہ ہو تو تو پھر
 ورنہ پیر اور مملو ہو کر کسی کشتی
 کہ سمجھ اور زیادہ دیا جاوے
 اور اگر خدائے نہ فرمادیا ہوتا کہ
 اکثر لوگ، جائیں والی نہیں ہیں
 تو پھر میرے کہنیوں کو بڑا صبر
 سر۔ اہل شکوہ کو صاحبان کفو
 سر۔ الالبان جزا کو مجرمان
 سزا سے کہیں ہیچا نا جانا۔
 ہمد گن کو صاحب ایسے
 ہیں کہ جبائے کیم سے اجرو

و توفیق کا وعدہ فرمایا ہے اور تحقیق کہ رجعت دولت و نعمت
 کا انتظار کا ہلکے حکم ہو چکا ہے اور رسم اسکا انتظار کر کے ہیں
 اور سچا اللہ تعالیٰ ہمارے پاس ہماری حالتوں کو لیے ایک دلیل
 اور وسیلہ ہے اور ہر مقام کو لیے ہمارے پاس ایک حجت ہے
 مصیبت کو وقت ہمارے پاس ہے اور نعمت و دولت کو وقت
 سگریے۔ اگرچہ ایک ہزار مہینوں تک جناب امیر المومنین علیہ
 السلام پر برسر منبر لعنت کی گئی مگر ہلو گون کو اونکو وصی حق
 ہونین ذرا بھی اشکال واقع نہیں ہوا۔ جناب رسالت مآب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پندرہ برس تک تکذیب ہوتی رہی
 اور ابلیس ملعون ان امور فحش میں اپنی طرف سے دہونچا
 میں ہمیشہ زیادتی ہی کرتا رہا۔ مگر ہم اس پر (ابلیس پر)
 پر برابر لعنت ہی کرتے رہے۔ کیونکہ اسلئے کہ ہمارے
 مصائب اور ہماری آزمائش فطرت حقہ کے مطابق ہے اور
 ہم اس پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم برابر ایک امام کے بعد دوسرے
 امام کو قتل پر مدافعت کرتے رہے اور ایک رضا کو بعد دوسری
 رضا پر راضی رہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک یہ مصائب
 اونکی صحت امامت کی دلیل روشن تھے اور پھر امور بمصدق
 آیہ و کان وعد اللہ مفہوم خدا کا وعدہ ہو کر رہے گا۔
 و کان ام اللہ قد اقلدا و ما اور خدا کا حکم مقتدر ہو چکا ہے
 یہ امور ضرور ہونوالے تھے۔ خالفین کو معلوم ہو جائیگا اور پھر
 ناکند کہا جاتا ہے اونکو ایک دن معلوم ہو جائے گا کہ اور جن
 لوگوں نے ظلم کیے ہیں وہ معلوم کر لیں گے کہ ان کی کیسی بازگشت

ہوئے ذالیٰ میں اور اونکو اوسوقت کہ خبر ہوئی۔ اور یہ
 شیعیان نیشاپور۔ اب لوگ یقین رکھیں کہ بنی امیہ وہی
 ہیں جن کو لے کر ان میں شجرہ ملعونہ کہا گیا اور یہی لوگ
 ہیں جو طاعت و شیطاں کی پیروی کرنے والے ہیں۔ جنہوں
 نے حضرت علیؑ کے محاسن کو مخفی کیا اور جنہوں نے اجرت دیکر
 جناب رسول خدا صلعم پر جھوٹ بنوایا۔ اور ان تمام موضوعات
 سے تمام دیار و امصار بیت المقدس سے لیکر مدینہ منورہ تک
 پر اور مملوک کر دیے۔ خلافت کوفہ سے دمشق میں لی گئی اور ان
 امور تبیہ میں دولت کثیر صرف کر دی اور انکی تعمیل و نفاذ
 پر اپنے عمال کو مقرر کیا۔ وہ استخفاف احادیث رسول
 اور اسقاط اخبار فضائل اہلبیت پیغمبر صلعم۔ تحریف قرآن
 اور رفع مظالم جانین ائمہ طہرین سلام اللہ علیہم جمعین
 کا کوئی تدابیر نہ کر سکی اگر کوئی شخص فضائل حضرت حارین
 بیان کرنا تھا۔ تو ان میں سے بعض لوگ انکی دلیل و حجت
 کو نہ مٹا سکتے تھے۔ نہ بڑا ایمنہ یہ خوف اور نہیں نہ کوئی غلام
 دیتا تھا اور نہ وہ اپنے حلقہ سے باز آتے تھے۔ حق ہمیشہ
 عزت رہتا ہے اگرچہ اس حق کتنی ہی ذلیل نہ کیے جائیں۔
 اور اگرچہ انکو ماننے والے کتنی ہی تبدیل ہوں۔ اور باطل کو
 بظاہر کتنا ہی راستہ نکلیا جاوے۔ مگر وہ ہمیشہ بد نما اور ذلیل
 ہی دکھائی دے گا۔ خود بنی امیہ اور بنی امیہ کا درباری
 شاعر عبد الرحمن بن حکم کہتا ہے
 سریزن نباحشہ انکی اولاد تو ذرات ربیب

کہ مانند تمام پھیلی ہو۔ اور بت رسول لہند
صلعم کی شش کہین باقی پنجوڑ بجائیے

دیگرے

نہاادن پر اعنت کرے جو علیؑ اور اذکر
فرزند امام حسینؑ کو برا کہتے ہیں

ابوہریرہؓ اچھے جو سلاطین بنی امیہ کا حامی اور ال ابوہریرہؓ
کا والی تھا۔ لکھتا ہے۔

قدیم بنی امیہ کا شرابخوار (زید)۔ اپنی خواب
عیش و سرور ہی میں ہلاک ہوا و سکر مقبول
طف (کوہلام) میں پڑے ہیں۔ اون کے
عزیزوں کو غم سے نیند نہیں آتی۔

سلیمان ابن قتبہ کہتا ہے

مقام طف (اکبر) میں مغتولین بنی اشقم
کو قتل و غارت کی چالوں نے تمام مسلمانوں
کو ذلیل و خوار کر دیا

کمیت بن زید غلام خالد بن عبداللہ قسری کہتا ہے

بنی امیہ کے کدو کہ تمہارے لڑکے جاز
ہو سکتا ہے کہ تم شمشیر بزدلوں کو بھی جھباؤ
اور خزیے کو بھی۔ خدا اؤ سلم ہنشتہ جو کا
رکھو جو مہتین سے کرے۔ تمہارے غلام جو

یہ اب تو دنیا کو نام بھوکوں کو پتہ بھر گئے
کیسے تعجب کی بات ہے کہ شہزاد بنی عباس اور انکو سوزہ پر حق بات کہنے بھڑکے
تھے۔ اور ان لوگوں کی فہمیت بیان کرتے تھے جنکو وہ
قتل کر رہے تھے۔ عجب لکھتے تھے اور جن کی نفرت کر رہے تھے چنانچہ
منصور بن الریقان نے بار دن کی مجلس میں بیان کیا

الہیٰ اور وہ لوگ جو اوں کی محبت
کر رہے تھے۔ ہمیشہ قتل کو خوف میں مبتلا

بھی۔ یہود و نصاریٰ کی قومیں تو اس
والہان میں ہیں اور سعدن التوحید کو

لوگ، ذلت میں بسر کر رہے ہیں

دہس خزامی جو بنی عباس کو درباری شہزادین تھا کہتا ہے

نہ ساقی برس سیتہ ہی نام دلچہ

زمان اور ہمیشہ میری صبح اس جہیز

میں ہوتی ہے میں الی محمد کی نام

رتم (نئے) غیب زمانہ میں آئیہ ہوئے

دلچہتا ہوں۔ حوالہ شہزادہ (ذرا بھول)

میں کچھ نہیں تھا۔

مختصہ باللہ کا عدم علی بن عباس رومی لکھتا ہے

اوس شخص کا کبھی بھلا نہ بڑیا جائے

جو سرانگندہ لوگوں کو سروں پر سادہ

مضبک لکھتے تھے۔ چہ حال بنو عباس

کا کہ وہ ان کو بغیر شہزادگی کے نہ ہی

ہی نہیں آتا۔ اونکو بر زمانہ من ال محمد کے
 نیکو کاروں کو سرسگافہ کر کے خون بہاؤ
 ایبرہیم بن عباس مول جو مامون کو جہد میں کاتب قوم اور عامل
 تھا کہتا ہے۔

اون کی دولت کی وجہ سے اون پر ایمان
 لائے اونھوں نے ایک کو سو سو کر کے انعام

دے

بنی امیہ کے بعد پھر ایسے لوگوں کو کیونکر طرز منہا جاویں جنھوں
 نے اپنے بنی اعمام کو بھوک اور پیاس سے مار ڈالا اور بخلاف انکی
 دیار ترک دو بیلم کیے باشندوں کو سوئے اور چاندی سے بھردیا
 اقوام مغربی اور زغالی کی نوپری ہمداد و اعانت کی اور قبائل
 مہاجر و انصار پر ظالم کئے۔ اقوام نامختون عجم و عظم (کجلاہ)
 کو امرادار کین سلطنت مقرر کیا اور ال اسیطال کو نہ اون کے
 مان کی وراثت دی اور نہ اون کی حد بزرگوار کے خاص حقوق
 فیہ اور خمس سے اونکو کچھ حصہ دیا اور جب کسی علوی نے اپنے
 قوت و ایموت کر لیے سنی و کوشش کی تو اسکی سخت ممانعت
 کی گئی۔ یہاں تک کہ حالت گرسنگی میں مردہ گوشت تک اون پر
 حلال ہو گیا۔ انھیں نکلہفون میں اونکی غیرن تمام ہو گئیں۔ مگر
 کبھی سیر ہو کر اونکو کھاؤ کے لٹو روئی نہ ملی۔ بخلاف ان کے
 خراج و صدقہ و اہوار۔ مہقات حرین۔ ابن مریم درستی۔
 (حکیم نصرانی) ابن جابر السہمی۔ رقائق و تغنیان شاہی
 اور بنخیشوع۔ طبیب سلطانی اور اہل بلد کے وظیفہ پہنچانے

اور بغایت ترکی اور افشین رومی کو غلام و کنیز کی خریداری میں ۔
 اور بٹھایا جاتا تھا اور مزید برآں محلات شاہی کو مصارف بوسنیہ میں
 آتا تھا۔ جنہیں یہ صرف متوکل کی لونڈیوں کی تعداد بارہ ہزار
 بتلائی جاتی ہے ۔ مگر سادات اہل بیت میں ایک سید غریب
 ایک ہندی یا حبشی عورت کو ساتھ اپنی تمام عمر کاٹ دیتا تھا
 تمام اموال خرچ ۔ صدقات و زکوٰۃ جلاؤں ۔ خواجہ سراؤں
 کتوں اور بھال بندروں کی خوراک ۔ تماشہ کرنیوالوں ۔ باجا
 بجان والوں ۔ شل زورؤں ۔ حرم بنانہ لٹنی (بالٹا) کے
 مصارف عیش و عشرت میں آتا تھا اور خریداری آلات غنا
 وغیرہ میں اور بٹھایا جاتا تھا اور اس قوم و فرقہ کی ۔ جینے کے لئے
 فحش لال اور صدقہ حرام کیا گیا تھا ۔ اور جنگی غلط ۔ تکبریم
 و تعظیم ۔ محبت و سودت لازم و واجب ہے ۔ ایسی ناگفتہ بہ
 حالت تھی کہ وہ نہایت تنگی ۔ شدید حسرت میں بسر کرتے
 تھے ۔ انہیں سے کوئی اپنی تلواریں کرنا تھا ۔ کوئی اپنی کڑیے
 بچکر گزارا وقت کرنا تھا ۔ اپنی اکھنوں سے گھر بن
 مریض کو پٹا ہوا اور ضعف سے سسکتا ہوا دیکھتا تھا
 مگر اس کو علاج و تدارک پر قادر نہیں تھا اور یہ تمام مشا
 : نواب صرف اس ایک جرم کی وجہ سے تھے کہ انکا جہیز لگا رہی تھا
 پرنسپل اوصفی تھا ۔ مان فاطمہ انکی بھین اور دادی خدیجہ انکی بھین
 لکھنؤ میں تھیں اور بادی نوان میں اسی کے بیٹے جاؤ

عبارت خامتہ الطبع رسالہ مکاتیب خوارزمی رح مطبوعہ مطبع بولاق مصر

قد تناہی طبع ہذا
الرسائل التي لم يسلع
شأوها في الفصاحة سبحانه
وائل بل هو عندها ادنى
من باقل ولو ظهرت في
يامه لمذا اليها كذا مستمد
سائل ولو كانت في عص
قس بن ساعد الا بادي
الكان راجع جميل الا يادی
فلجری انها المنصحت ما تركت
لا واس كلمة القائل و
احکمت کمر لہ الاول والاخر
والماضي المخابر فليكن
الاديب لها نعم الاخذ
وليعض عليها بالنواجذ
فانه يبلغ لها في صناعة
اشددة وتكون له في الانتاء
او فر صلاة وكان طبعها على

رسالہ ہذا کا انطباعت تمام ہووا
جسکی فصاحت کو سبحان وائل
نہیں ہو نیجتا اور جسکی انشا
پر دازی کو دیکھکر سبحان وائل
باقول یہ جسکی زیادہ احمق
ثابت ہوتا ہو۔ اگر مصنف
کو زمانہ میں ہوتا تو اسکی استعداد
وقابلت کو ایسے سائل میں
دست استماد پھیلاتا۔ اور
اگر اس زمانہ میں قس بن ساعد
الایادی زندہ ہوتا تو مصنف
کا دست یمن بنتا۔ میں نے
حقیقتاً اسکی متعلق کچھ
نہیں کیا سوا اسکی کہ اسانہ
اولدین نے جو کلمات منہ
یاد کیا۔ چھوڑے اور کھینچ
کر دیا اور متقدمین نے جو
اچھے متاخرین کر لے اور جافرن

و غائبین کے لئے سرایہ چھوڑا تھا اور یہ ستم اور ستم نقل کر دیا جسکی عبادت کو دیکھ کر ادیب متغیب ہو کر دانت پیسنے لگتا کیونکہ اسکی تحریر میں جا درہ ای فصاحت و بلاغت سو کام لیا گیا ہوا اس بنا پر اس رسالہ میں کا چھاپا جانے پر ترقی سے صاحب تھا لہذا طبع ہوا لاق مصرغی بین حب الایمان ملک طبع عبد الرحمن بیک راشدی بیک اتمام محمد علی بیک رحمانی و ملا حسن افندی مترجم کتاب العسکرۃ (خدا و نون پر نگاہ توجہ رکھو) اسکی طبع کا کام افاز کیا گیا اور اس کتاب کی صحت تمام اور ترتیب و دستی کی خدمت خاص مصحح طبع فقیر حقیر امیدوار رحمت و مغفرت رحیم الرحمان المتوسل برائے وجہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	علیٰ لہذا الوجه الحسن و تمثیلها فی هذا القالب المستحسن بل دار الشیخ الحدیث المصریۃ الکائنۃ ببغداد مصر المغربیۃ تعلق المستعملین ببغداد فیہما یعبد و یبدی عبد الرحمن بیک راشدی علی ذمتہ حضرت محمد علی بیک جراح باشی بالدیار المصریۃ و حضرت حسن افندی مترجم الکتب العسکرۃ لا ذالو ملحق طین بعین لغابیۃ الرئانیۃ و کان تصحیفہا حسب الامکان بمعرفۃ الفقیر الرحمۃ الرحیم الرحمن المتوسل الی ربہ ماجاء النبوی محمد قطب العبد دی بانی معجم طبع للذکر لا یشتر باللہ فی الدا وین امورہ لقد و انق انما طبعہا
---	--

و تمام تمثیلات و وضعیات محمد طے اللہ دی باشی صحیح
 اوائل ذی الحجۃ الذی بطبع مذکور - خداوند عالم
 ہو فی هذا العام بفضل محمد وآلہ الاکرم اویس کے
 لشہور ۱۲۶۹ ہجری ۱۸۵۳ء بمطبع
 و سبعین و مائتین اور مطبع طبع مذکور نے انجام
 و الف من الهجرة ختام ہوئی اور خدائے اویس کو اس
 و الحمد لله الذی بنعمته رسالہ سفید کر انطباعت و اس
 تتم الصلحت و الشکر کی پوری توفیق عنایت فرمائی
 له علی مدی الاوقات اس کے انطباعت کے تمام امور آغاز
 و صلی اللہ وسلم علی ہذا ذی الحجۃ ۱۲۶۹ ہجری
 سید الکائنات و علی بن تمام ہوئے - خدا کا شکر
 اللہ و احوالہ ذوی اس نیک کام کے تمام ہوئے
 اور ایسے اچھے کام میں وقت
 اگر صرف ہونے کے لئے - اور درود
 او سلام سید کائنات اور
 اویس کی اولاد و اصحاب ذوی الکائنات پر نازل ہو

توثیق سلامہ ابو بکر محمد ابن عباس
 خوارزمی مولف رسالہ
 مکاتیب

محمد بن عباس ابو بکر
 الخوارزمی ابن اسحق محمد
 ابن جریر الطبری قال الحاکم
 کان واحداً عصی فی حفظہ
 اللغۃ والشعراء وکان
 یقصر فی فیضہ عن حفظہ
 استوطن بنیسا بورا سمع
 من ابی علی اسمعیل بن
 محمد الصفار وقرانہ و
 مات فی رمضان سنۃ
 ثلاث وثمانین وثلثمائے
 وقال یاقوت صاحب
 الاشعار والرسائل -
 مولدہ ومنشأہ بخوارزم
 وکان اصلہ من جبرستان
 فلقب بالطبرخزمی
 و مولدہ سنۃ ثلاث و
 عشرين وثلثمائے
 وخرج فی وطنہ فی حدیث
 و لوف البلاد ولقی
 سیف الدولہ ابن
 احمد ابن و خدیجہ و مراد

محمد بن عباس ابو بکر خوارزمی
 محمد بن جریر طبری کے صاحبزادے
 حاکم کہتے ہیں کہ وہ علم لغت اور
 شعر میں یکساں زبان تھے اور
 بوجہ مشغولیت حفظ علوم و
 نماز قصر کے پڑھتے تھے۔ وطن
 اوکا منشا بور تھا۔ علم حدیث
 کو ابو علی اسمعیل بن محمد
 الصفار اور اوکا قرآن کے
 سکڑ حاصل کیا تھا و وفات
 انکی سنۃ ۳۸۳ ہجری میں واقع
 ہوئی۔ یاقوت صاحب معجم
 کہتے ہیں کہ وہ اشعار اور رسائل
 کو مالا حقے موطن و مسکن اوکا
 خوارزم تھا۔ لیکن اس
 اوکا کی طبرستان کے تھے اسی
 تناسب سے اوکا کو طبرخوارزمی
 کہتے تھے۔ ولادت انکی سنۃ
 ۳۸۳ ہجری میں وطن کے کل کر
 تمام شہروں میں تکمیل
 علوم کی غرض سے پھرتے رہے
 سیف الدولہ ابن محمد ان کے

<p>لغات کی۔ اوسکے ملازم ہوئے بخاری پر ابراہیم کی اور وزیر ابو علی اصفہانی کے مصاحب ہوئے۔ مگر کبھی اوسکی مرع نہ لگتی۔ بلکہ جوئی۔ پھر شیخ اگر امیر احمد سیکالی کے ملازم ہوئے اور اوسکی مرع کی پھر سجستان گئے۔ وہاں کی ترفیہ لکھی۔ طاہر بن محمد حاکم سجستان کی سجو لکھی اوسکو قید کر دیا۔ رہا ہو کر عسکری میں آئے اور بیان بھی سجستان کو ایسا واقعہ پیش آیا وہاں کو یہ نیشاپور کے نورانی مالک کو پاس جائیگا تصدیق کیا۔ حاکم نیشاپور نے خط لکھ کر غصہ لکھ کی خدمت میں انکو بھیج دیا۔ اور یہی انکا ذہب معاش ہوا بعد اسکے یہ بھی نیشاپور چلے آئے اور کوٹون کو علم ادب سکھا۔ درس دینے لگے (فی اللومۃ امام سیوطی)</p>	<p>بخاری وصاحب الوزیر ابو علی السلفی فلم یجد وھجاء وقصد نیشاپور وانفل بکلامہ الامام محمد المیکالی ومدخله وقصد سجستان ومدح والیہا طاہر بن محمد شمرھجاء فحبسہ ثم خلصہ و صار الی عسکری فانفق لہ مع والیہا ما اتفق مع والی سجستان وفارقه ہاجیکو عاھالی نیشاپور فقصد حصلہ الصحابہ فرکت مجاہدہ فارقدہ الصحابہ بکتاب الی غصہ الاولہ فکان سبب انتعاشہ ثم عاد الی نیشاپور واستقر ودرس اھلہ علیہ الادب کم فی بغیۃ الوعاة للامام جلال الدین السیوطی</p>
--	---

علامہ سید علی مدنی کی کتاب الدرجات الفریحة فی طبقات الشیعة کے اقتباسات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>یقین جانو۔ خواتم پر رحم کریم کہ شیعیان امیرالمومنین اور ادکی اطلا و طاہرین کو دست واران و متبعین۔ ہر وقت اور ہر زمانہ میں گوشتہائے خفتا اور جو بایہ انزو امین پوشیدہ اور مخفی رہے اور اونکا بہ طریقہ صرف صاحبان اتحاد اور ایمان فتنہ مفسد و سب جان بہ چاڑ اور آرام و سکون پالنے کی غرض سے تھا۔ یہ مفسدان روزگار وہی ماہیجار لوگ تھے جنہوں نے اپنی نا بصیرت کی وجہ خاص سے اہلبیت طاہرین کو اونکر مدارج و مراتب سے مغرول کر دیا اور</p>	<p>اعلم رحمک اللہ تعالیٰ شیعة امیرالمومنین والائمة من ولده علیہ السلام و علیہ الوفی کلہم دزمان و وقت و اولن مختفین فی زوایا الاشکاء محبوبین احجاب الاسرار فی صدور الاحرار و ذلک لما منوا به من معاداة اهل الاتحاد و مناداة اولی النقب و الصناد الذین اذالوا اهل البیت عن مقاماتہم و ریاتبہم و سعوانی اخبار مکادیم الشریفة و مناقبہم</p>
--	---

للصیفة تا میرزا کل
 مغلوب منعم ببذل فی
 متابعۃ الهوی مقدور
 ویلتهب حسد اللطف
 نور اللہ ویابی انہ الا
 ان یتقر نورہ کماروی
 عن ابی جعفر محمد بن علی
 الباقر علیہما السلام انہ
 قال لبعض اصحابہ یا فلان
 ما لقینا ظلم قریش انا ناد
 تطاھرہم علینا و ما لقی
 شیعۃ و محبتونا من الناس
 ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ والہ وسلم نبض و
 قد اخرنا اوی الناس
 بالناس فتماء کات قریش
 حتی خرجت الابرار من بعدہ
 واحججت علی الابرار
 بحقنا و حجتنا عند اولئہا
 قریش بعد قریش حتی
 رجعت الینا فنکت بیعتہ
 ونصت الیہم لئلا لیس

اور انکو قلب لطیف کرتا ہے
 اور انکو سکرام شریف کھچتا
 میں سچی بیعت کی۔ ان نفسین
 میں ساکم ہونے کو بعد کوئی ایسا
 نہیں نکلا جس نے اپنی نفسیت
 و خواہش پوری کرنے میں
 پوری فیاضی یہ نام نہیں
 لیا اور کوئی دقیقہ نوزد کو
 متاؤمین باقی نہیں چھوڑا
 حالانکہ کوئی شخص ایسا نہیں
 ہو جو نور خدا کو کچھا دیے
 جیسا کہ حضرت ابو جعفر محمد بن
 علی الباقر علیہما السلام فرمایا
 ہے۔ آپ نے اپنے بعض اصحاب سے
 فرمایا کہ ہم پر قریش کے باحقون
 کوئی ظلم ایسا نہیں گذرا جو
 ہمارے شیعین پر نہ گذرا ہو
 جناب سالتاب صلی اللہ علیہ
 والہ وسلم نے انتقال فرمایا تو
 ہم کو تمام اویوں میں سے ایک
 افضل الناس بزرگ کو صاحب
 امر ہونے کی خبر دی گئی۔ قریش

نزل صاحب الامر فی صعق
 گوہ حتی قتل فیو بیع الحس
 لابنہ و عوہد شمر غدر بہ
 واسلم و ثبت علیہ اہل
 العراق حتی طعن بخنجر فی
 جنبیہ و انتخب عسکرہ
 و خو بخت خلاخل امّہات
 اولادہ فوادع معویہ
 و حقن دمہ و دمآء اہل
 بیتہ و ہمہ قلیل حق قلیل
 شربایع الحسین من اہل
 العراق عشر و ن الفائم
 غدر ا وادہ و خر جوا علیہ
 و بیعتہ فی اعناقہم و قتلوہ
 شمر لہ نزل اہل البیت
 نستذل و نستظام و نقصو
 و غمٹھن و نخرم و نقتل و
 نخاف و لا تا من عنی دما نسا
 و دما عا و لیا نسا و وحدا
 الکاذبون ابجا حدون
 مکذبوہم و محجودہم
 موضعاً بقریون بلہ

اس امر میں مزارحم ہوئے یہاں تک
 یا اس امر کو اسکو مکرزیہ محل
 لیکن اور قوم انصار پر ہمارے
 متوق کی دلیل واپس حقوق کا
 کئی یہاں تک کہ ایک قریش کو بعد
 دوسرا قریش ہوتا گیا اور امر خلا
 ایک بار چہرہ ہار کی طرف رجوع ہوا
 تو تارے ساتھ نقص سببت
 لیا گیا اور سرکہ جدال و قتال
 قائم لیا لیا بالآخر ہمارے صاحب
 امر کو تنگ کر کے قتل کر دیا گیا
 پھر امام حسن علیہ السلام کو قریب
 سے سببت کی گئی اور ان کے بھی
 عہد و پیمان کر کے بعد غدر کیا گیا
 اور انکو اب بھی تسلیم کیا گیا پھر ان
 پر حملات بھی کئے گئے یہاں تک
 کہ انکو پہلو پر خنجر لگا یا گیا اور
 شکر کو لٹا دیا گیا۔ انکی عورتوں
 کو تو ایسا لٹا کر بیرون سے
 غنیمتیں تک اور تار لیں۔ پھر
 معویہ امیر ہوا۔ اور اسکو خنجر
 امام حسن اور انکی اہل بیت کے

خون بہاوی۔ اس کے بعد حضرت	الی اکیا تم قضاء السوم
امام حسین علیہ السلام کو پیر	واعمال السوم فی کل بلد
ہزاراں عراق فرمیت بھی کی	تخذوا لھم بالاحادیث
اور پھر خبر بھی کیا۔ حالانکہ اول	الموضوعة المکذوبة
وقت تک بعیت حسین علیہ السلام	سروا عننا الموقل وما
کا قتل وہ اونکی گردنوں میں پیر	لم یفعلہ لیغضوا نا الی
اس وقت تک کہ اونکو قتل	الناس وکان عظم ذلک
اس کے بعد اہلبیت پر بدو	وکبر اذین عویہ بعد موت
مسمیت ہوئی۔ فلت ہنگ	الحسن علیہ السلام فقتلہ
حریت اور قتل و نارت کو نظام	شیعتنا فی کل بلد
میں کوئی بلا وصیت ایسی نہ ہو	و قطعت الایدی و کلا
جو لون پر نہ گزری ہو۔ انکی اور	علی الطیۃ من ذکر یحییٰ
انہا صحاب کی ہستیان مشائے	و الا فطاع البنا سجن و
اور خون بہاوی پر الکفائین	غیب مالہ و ہدم اسرا
کی گئی۔ بلکہ مجھوتوں کا فروں اور	نشر لیسری البیالہ لیشمل
دین خدا کو دشمنوں کو اونکی تکذیب	دین نہاد الی زمان عبید
و تضعیف کی اور انی اس بدخالی	لادہ بن نریاد لعنة الله
کو سلاطین کو قتل و توجہ کا	قاتل الحسن علیہ السلام
قوی فدویہ اور سخی و سید قرار	لشجاع اجماع فقتلہم
دیا۔ دنیا بہ اسلام میں تمام	کل نبلہ و اخذہم کل ظنہ
قضاۃ اور عمال شاہی فریقین	و قہمۃ حتی ان الرجل
احادیث موضوعہ کو ذرا لے لیا	لیقال لہذیل فی او کافرات

احب الیہ من ان یقال لہ اور ملو گون سے ایسے ایسے اقوال
 شیعة علی علیہ السلام افضل ہے اور ہارلیف ایسی ہے
 وراوی ابوالحسن علیہ افعال کی نسبت دی جو ہم کبھی
 بن محمد بن ابی سیف المداثری عمل میں نہ لائے۔ یہ کیوں؟
 فی کتاب الاحادیث قال کتبہ صرف اس لئے کہ ہارلیف کے بغیر
 معویہ نسخہ واحد الی وراوت بڑی۔ یہ ابو ثوبیہ کو
 کہا بعد عام الجماعة ات زمانیہ میں حضرت امام حسن علیہ السلام
 بنی الذمہ ممن وراوی کو بعد نہایت شدت سے جاری ہو
 شیئا من فضل بابی ش ایسے اوس شیعوں کو تمام دیا یہ ہار
 و اہلبیتہ فقامت الخطباء کی بدوجہ قتل کیا اور کئی ہاتھ پائی
 فی کل کوہ و علی کل منار لعلہ کثوڑ الی صرف اس شبہ پر کہ وہ
 علیہ یبرؤن منہ و یقیون ہم سے سخت رکھتے تھے۔ انکی
 فیہ و فی اہلبیتہ و کان جاگیر بن مضطہ کر لین۔ روزینہ
 اشد بلاء حینئذ اہل بنہ کرین۔ اون سے ملک کے
 المکوفہ لکازۃ من بھا قیدہ خالو جہ و بیہ۔ او کو مال و
 شیعة علی فاستعمل علیہ متاع لہ شلہ۔ یہ ہار و حبیب
 زیاد بن سمیہ و صم الیہ عبد اللہ بن زید الی حکومت میں
 البصرہ کان یتبع الشیعة اور زیادہ ہو گئی پھر سیکے بعد
 و هو لہم عارف لانتہ حجاج بن یوسف لٹھنی نے
 کان منہم اباہ علی فقتلہ دہونہ دہونہ کر اوچن چنکر
 تحت کل جی و سدس و اٹافہ شیعوں کو قتل کیا اور ان پر
 و قطع الایدی و الاوجل اقسیم کے اتھام لگا کر مارا خود

وَسَلِّ عَلَى الْغُيُوثِ وَصَلِّهِمْ عَلَى جَذْوَعِ الْخَنْزِ وَطَرِّ دَهْمِ وَمُتَرِّ دَمِ عَنِ الْعِرَاقِ فَلَمْ يَبْقَ لِهَاجَرَةٍ وَفِي مَنَّهُمْ وَ كُتِبَ مَعُوذَةُ إِلَى عَمَّالِهِ فِي جَمِيعِ الْإِفَاقِ أَنْ لَا يَحْزِنَ وَلَا يَحْزَنَ مِنْ شَيْعَةِ عَلَى وَاهْلِيَّتِهِ شَهَادَةُ وَكُتِبَ إِلَيْهِمْ أَنْ أَنْظُرُوا مِنْ قَبْلِكُمْ مِنْ شَيْعَةِ عُثْمَانَ وَهَجِيْبِهِ وَاهْلِيَّتِهِ وَالَّذِينَ يَرُدُّونَ فَضَائِلَهُ وَمُنَاقِبَهُ فَاذْنُوا بِمَجَالِسِهِمْ وَقَرِيبِهِمْ وَكَرْمِهِمْ وَآلَتِهِمْ إِلَى بَيْتِ مَا يُثَرِّقُ كُلَّ وَجْهِ مُسْلِمٍ وَاسْمُهُمْ وَاسْمُ آبَائِهِمْ وَ وَعَشِيرَتُهُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ حَتَّى أَكْثَرَتْ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ وَمُنَاقِبَهُ لِمَا كَانَ يَبْعَثُهُ إِلَيْهِمْ مَعُوذَةُ مِنَ الصَّلَاحِ وَالْإِسَاءَةِ وَابْتِجَابَاتِهَا وَانْقِصَافِهَا وَلِيُضْفِضَهُ فِي الْعَرَبِ مِنْهُمْ وَالْمَوَالِي فَكُتِبَ ذَلِكَ فِي كُلِّ	ناخه وکیا۔ پنهان نگ فوت قباچ کو اگر کسی شخص کی نسبت یہ معلوم ہو جائے تھا کہ وہ کافر ہو یا زندقہ تو اس کو اتنا برا بنین معلوم ہوتا تھا۔ جتنا کہ کسی کی نسبت یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ شیعہ علی علیہ السلام ہے امام ابو الحسن علی بن محمد بن ابی سف المدائنی کتاب احداث میں لکھتے ہیں کہ سال جماعت میں معویہ نے ایک عام حکمنامہ تمام محلات کے نام اس مضمون کا لکھا کہ اگر کوئی شخص عثمان علی میں کوئی شے بیان کرے گا میں اس سے برتری الذمہ اور بیزاریوں۔ یہ حکم ایک ایک کو تمام خطیب تمام شہروں میں بر سر منبر حضرت علی پر لفت کرنے لگو اور ان کی اور ان کی اہلیت کی نفرت و بیزاری کرنے اور بلا و نصیب ہونے
---	--

<p> ہمدان تماشوا فی المنازل والدینا فلا یسبحی احدنا بخیر نور و من الناس الامار عملا من عمال معویہ و لایروی فی عثمان فضیلہ او منقبہ الکتب اسمہ وقریبہ وشفعہ فلہبوا بذلک حینا۔ ثم کتب الی عمالہ ات الحدیث فی عثمان قد کثروا وفساد فی کل مصر و فی کل وجہ وناحیہ فاذا اجاء کتابی هذا فادعوا الناس الی الروایۃ فی فضائل الصحابہ و اختلافہم الاولین و لا یلزموا خیرا و احدا من المسلمین فی الی تراب الہ و التوفی بمنافض لہ فی الصحابہ فان هذا احب الی راقی العینی و ادحض الحجج الی تراب و شیعتہ و </p>	<p> کو در برابرہ شدید جو کشتی آگے کہ وہ ان شیعوں کی آبادی زیادہ تھی اسی خصوصیت کو زیادہ سمیتہ کو معویہ کو کوذہ کا عامل کیا اور بصرہ کو بھی اوسے کے متعلق کیا۔ وہ ان بھی شیعوں تھے۔ اور وہ انہو گون کو حضرت علی کے وقت سے جانتا تھا۔ زیادہ ہر مقام پر انکو قتل کرایا۔ ڈرایا اور دہمکایا۔ انکو ہاتھ پاؤں کٹوایے۔ ان کی انگوٹھیں سلاطین چھوڑا دیں و بختوں کی شخون پر لٹکا لٹکا کر سولیان دلوایں۔ اوںکو ملک عراق سے خارج البلد کرایا یہاں تک کہ اوںکو ممتد لوگوں میں سے ایک فرد واحد بھی باقی نہ بچا۔ پھر معاویہ و تمام عاملان ملک کو ملکہ بھیجا کہ کسی شیعہ علی راہب کو قتل و اسلامی میں آمین کوئی جگہ نہ دی جائے۔ اون </p>
---	---

<p> اشد علیہم من مناقب عثمان وفضلہ فقیرت کتبہ علی الناس فرویت اخبار کثیرہ فی مناقب الصحابہ مفقودہ لاحقیقہ لہا وجد الناس فی رواۃ ما یجرى هذا المجرى حتى اسلوا وایذکر ذلک علی المنابر والقی الی معلی الکتابیب فعلموا صیالہم وغلمانہم من ذلک الکثیر الواسع حتی ردوا نعلو کما یجملون القرآن وحی علوہ بناہم ونسائم وخدم وحشہم فلبثوا بذلک ما شاء اللہ ثم کتب الی عاملہ نسخہ واحداۃ الی جمیع البلدان انظروا من قامت علیہ البیتہ اللہ یحب علیا واهل بیتہ فاحیوہ من الدیوان واسقطوا العطاء </p>	<p> نہ اونکی شہادت قبول کیجئے اور یہ بھی لکھ کر تاکید کر دئی کہ دوستداران عثمان کی تعظیم و تحريم کیا کرو۔ جو لوگ فضائل و مناقب عثمان کے بیان کرنیوالے ہیں اونکی مجلسوں میں خود جا پا کرو۔ اونکو اپنا مقرب بناؤ اور اونکی تحريم کیا کرو اور جیسے پاس ان میں سے ایک ایک کو نام مع اونکی ولایت اور قبیلہ کے نام لکھ بھیجو۔ تمام عاملوں کو بڑے حزم و احتیاط سے اسکی تفصیل کی یہاں تک کہ فضائل و مناقب عثمان میں اکثرت سے حدیثیں شائع ہو گئیں اور جب معاویہ کے پاس پہنچیں تو اوس نے اس صلہ میں محدثین احادیث کو لیا سہا زینبا عبا یا فخرہ اور جاگیرین عنایت کیں اور تمام عرب اور اسکے </p>
--	--

ودر زرقه وشفیع ولب بنسجه
 اخیری من المحمولہ ہوا
 ہوا کہ القوم فستکوبہ و
 اہل مواد ارے فلم یکن البلاء
 اشد ولا اکثر منه بالعراق
 ولا سیم بالکوفہ حتی مات
 الرجل من شیعہ علی لبایتہ
 من یثقب بہ فیدخل بیتہ فیقف
 الیہ سر و ینحاف من خامخہ
 و تملوکہ و لا یحدث حتی
 یاخذ علیہ الایمان الغلیظہ
 لیکتمن علیہ فظہر حدیث
 کثیر موضوع و بجاتان
 منتشر و مضی علی ذلک
 الفقہاء و القضاۃ و اکو
 و کان اعظم الناس فی
 ذلک بلیہ القراءۃ المراءون
 والمستضعفون الذین
 ینظرون الذین ینظرون
 الخشوع و التسلک فیستلک
 الحدیث لخطوبہ ذلک
 عند ولا لقم ولا یتقربوا

شہرون کو اپنی فیوض سے مال مال
 او گھروں کو ساتھ لے کر دنیا بھی
 بنا دی کوئی فرد واحد ایسا نہیں
 سچا جو مستغنیف کی گلیا اور تمام
 لوگوں میں کوئی تنفیس ایسا
 باقی نہیں تھا جسکے ساتھ ان
 امور کے لکھو عالم ان سوویہ فرما
 نہیں کی اور راویان فضائل
 و مناقب عثمان میں سو کوئی
 ایسا نہیں سمجھتا جس کا نام
 لکھ کر سفارش نہ کی گئی ہو

جب یہ محال اس حد
 تک ہو چکے تو بالآخر سوویہ
 اعمال کو لکھا کہ جو خوب فضائل
 عثمان کی حدیثیں بہت کثرت
 سے ہو گئیں اور تمام اطراف
 و اکناف میں پھیل گئیں
 اس لکھو لوگوں کو بلا کر برابر
 حکماء و کھوساؤ کو کہ اب
 وہ فضائل صحابہ و خلفاء
 سابقین و اولین کی طرف
 متوجہ ہوں اور اگر امی

کجا استہدرا یصیر ابہ
 الاموال والنسیان والمنال
 حتی انتقلت تلك الاغیار
 ولا حارث الی ابدی
 المدیانین الذین لا یستحقون
 الکذب فقبلوها وسمووها
 وہم یظنون انها حق و
 اظہوا القبا باطلو المار وودھا
 ولا تدبوا بها فلو نزل الامر
 كذلك حتم مات الحسن بن علی
 فانداد البلاء والفتنة
 فلم یبق احد من ہد
 القبیل الا حائف علی د
 او طریدان فی الارض ثم
 تفاقم الامر بعد قتل
 الحسین وولی عبہ
 الملتک بن مروان فاشتد علی
 الشیعہ وولی علیہم الحجاج
 بن یوسف فتقرب الیہ
 اهل النسک والنصلا ح
 والدین ببغض علی بن
 موکلا فاعدائہ موکلا
 بیت بھی فضیلت علی بن
 پائی جائے تو ایک دوسری
 حدیث اسکی تنقیص و تردید
 میں فوراً تیار کر لیجائی اور یہ
 امراض طور پر مجھ کو بہت ہی
 غیب و محبوب ہو اور اس
 سے میری آنکھوں میں ٹھنڈک
 پہنچتی ہے اور اس سے اپنا
 اور اون کر شیون کی محبت کو
 شکست ہوتی ہے اور فضائل
 و مناقب عثمان کو قوت پہنچتی
 ہے۔ پس عثمان لکھی نے اس
 حکمنامہ کو تمام لوگوں کو پڑھ
 سنایا اور اسکی مطابق مناقب
 صحابہ میں کثرت کی اجادیت
 موضوعہ ایسی مرتب کی گئیں
 جنکی کوئی اصلیت نہیں۔
 جب لوگوں نے اخبار
 موضوعہ کو میاں و مرتب کر لیا
 تو پھر علانیہ او کو منبروں پر
 پڑھنے لگے اور عوام الناس
 کو سنانے لگو پھر ملکی مسلمین

اعد الله وموكة من
 يندى من الناس
 ايضا ايضا اعد الله فاكرا
 فى الرواية فى فضله و
 سوابقه ومناق بسم
 واكثر ومن الله من
 على ومن عيبه والحق
 فيه والثناء حتى ان
 انسانا وقف الحجج و
 يقال له جدا الا صمى
 عبد الملك بن قريصاح
 به الهيا الامير ان اهلى
 حقونى فسمونى عليه اوانى
 فقير باس وانا الى صلته
 الامير محتاج فتصاحات
 الحجاج وقال للطف ما
 تاملت به قد وليت
 موضع كذا
 وقد روى ابن عرفة
 المعروف بنفطوية وهو
 من اكابر المحدثين و
 اعلامهم فى تاريخه ما

اعد الله وموكة من
 يندى من الناس
 ايضا ايضا اعد الله فاكرا
 فى الرواية فى فضله و
 سوابقه ومناق بسم
 واكثر ومن الله من
 على ومن عيبه والحق
 فيه والثناء حتى ان
 انسانا وقف الحجج و
 يقال له جدا الا صمى
 عبد الملك بن قريصاح
 به الهيا الامير ان اهلى
 حقونى فسمونى عليه اوانى
 فقير باس وانا الى صلته
 الامير محتاج فتصاحات
 الحجاج وقال للطف ما
 تاملت به قد وليت
 موضع كذا
 وقد روى ابن عرفة
 المعروف بنفطوية وهو
 من اكابر المحدثين و
 اعلامهم فى تاريخه ما

اعد الله وموكة من
 يندى من الناس
 ايضا ايضا اعد الله فاكرا
 فى الرواية فى فضله و
 سوابقه ومناق بسم
 واكثر ومن الله من
 على ومن عيبه والحق
 فيه والثناء حتى ان
 انسانا وقف الحجج و
 يقال له جدا الا صمى
 عبد الملك بن قريصاح
 به الهيا الامير ان اهلى
 حقونى فسمونى عليه اوانى
 فقير باس وانا الى صلته
 الامير محتاج فتصاحات
 الحجاج وقال للطف ما
 تاملت به قد وليت
 موضع كذا
 وقد روى ابن عرفة
 المعروف بنفطوية وهو
 من اكابر المحدثين و
 اعلامهم فى تاريخه ما

ماتینا سب هذا الخیر
وقال ان اکثر احدیت
الموضوعه فی فضائل النبی
لا فعلت فی ایام بنی امیہ
نقدت بالیہم بما یطنون
انہم یحسون بہ الف بنی
ہاشم
قال لم یف السید علی
مدنی عفا اللہ عنہ ولم
یذل الامہ علی ذلک سائر
خلافہ بنی امیہ لعنہم
اللہ حتی جات الخلفاء
العاسیہ فکانت ادھی
دار و اضی و واضر و ما
لحقہ اهل بیت علیہم
السلام و شیعتہم فی
دولتہم اعظم مما مضی
بہ فی الخلفاء الامویہ
کما فعل
واللہ ما فعلت امیہ فیم
معشائہ ما فعلت بنو العباس

گمان پر اسکو قتل کروالوا و کا
کھر مار کر ڈالو جتنا غصہ
اسی گمان پر مار ڈالو گئے پھر
تو شیعوں کی مصیبت کی یہ توجہ
ہو غبی کہ اگر کوئی خبیثہ ایسی کسی
دوست کی ہن گنا اور کوئی بات
کرنی چاہی تو اسکو اپنا سنا
کھر لیتا آیا۔ کھر کے درازے بند
کر دیتا۔ پردے چھوڑ دیتا اور
اپنا غلام و کنیز کو بھی وہاں سے
بھاگتا تب اس سر بات
کہنا۔ پھر اس سے بھی خفا
کلام کی تو قسمیں لے لیتا۔
پس اس ترکیب کو وضع شیخین
مربت ہونین اور یہ مفرات
تمام ملک میں پھیلو اور اسی
مسلک پر فقہاء قضائہ اور
والیان ملک قائم ہوو۔ قادیان
حدیث کی مصیبتیں زیادہ شدید
تھیں کیونکہ وہ ضعیف ترین
طبقات امم تھے جو خوف
خدا و خلوص کے لئے مخصوص

مشرب الزمان و ہر مرد
 الشان مضطرب و الشان
 مضطرب و اللہ کا بزداد
 الا عبوسا و الا یام لا بدد
 لا اهل الحق الا بوساد لا
 غفل للشیعہ من ہل
 الحطۃ الشیعۃ فی اکثر
 الاعصار و معظم الامم
 الا اکثر و آء فی زواہا
 التقیہ و الا لطواء علی
 الصبر لہذا البینۃ
 میں پہنچو جو کسی وجہ سے حلال کو حرام نہیں سمجھتے تھے۔ رفتار
 زمانہ کے اعتبار سے انھوں نے بھی ان اخبار کو اپنی کتب میں
 مستند کیا اور عوام میں بھی مروی کیا کیونکہ مشاہیر محدثین
 (غالباً اصحاب صحاح) نے انکو قطعی صحیح سمجھ لیا اگر انکو انکی
 اصلیت معلوم ہوتی تو وہ نہ ان روایتوں کو لکھتے اور نہ روایت
 کرتے۔ ایسا ہی حال رہا یہاں تک کہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت
 ہو گئی اور یہ بلا و مصیبت اود بھی زیادہ ہو گئی۔ نوبت یہ پہنچی
 کہ فرقہ شیعہ میں کوئی فرد واحد ایسا نہیں رہا کہ اس فتنہ و
 بلا میں نہ مبتلا ہوا ہو۔ یا ہمیشہ اپنی قتل کیے جانے کو خوف اور
 جلا وطنی کی دہشت میں گرفتار رہا ہو۔ بہ تکلیفین
 حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کی شہادت کو بعد اور بڑھ

گئیں۔ ایک عہد عہد حکومت عبد الملک بن مروان بن
شیعون پہلو سے بھی زیادہ سختی ہوئی۔ اس نے حجاج
بن یوسف کو عامل کیا اور سکیاں اصحاب شریعت اور
ارباب سیاست بغض و دشمنی علیؑ کے وسیلہ سے تعزیر
حاصل کرتے ہوئے اور دشمنان علیؑ کے ساتھ ابنو اظہار موالات
کو حجاج کی رضا و خوشنودی کا سبب خاص قرار دیتے تھے
ان کام لوگوں نے دشمنان علیؑ کا فضل و سابقہ بیان کیا
اور حضرت علیؑ کی توہین، نقص و عیب اور طعن و تشنیع
میں کثرت کروائیں، تیار کیں۔ یہاں تک پہنچا
کہ ایک شخص جسکو ادیب عرب اسمعی کا دادا بتلاتے ہیں
اور جس کا نام عبد الملک بن قریب تھا۔ حجاج کو پاس
بلانے فرما کر تاہم یہ کہتا ہوا آیا کہ ایے امیر میری بی بی
نے بھڑاق کر دیا اور میرا نام علیؑ رکھا، اس لئے میں قلعہ
قلنج اور امیر کے صلہ کا محتاج ہو گیا۔ حجاج اس کے
منضم کے انگیزہ استغاثہ پر بے اختیار ہنس پڑا اور بہ نظر
لطف اس سے کہنے لگا کہ جس وسیلہ کا تو نے حوالہ دیا
ہو اسی کی رعایت کرو میں نے تجھ کو فلان موضع کا والی
مقرر کر دیا۔

علامہ ابن عوفہ المعروف بہ نقطویہ نے
بھی جو اکابر و اہل علم محدثین کے ہیں اپنی تاریخ میں اس واقعہ
کو لکھا ہے اور علامہ مورخ لکھتے ہیں کہ فغانی حجاج سے بہت
سی حد شیعین بنی امیہ کو وقت میں سناطین اموی کا تعزیر

ابو الحسن علی بن محمد بن ابی سیف	ابو الحسن علی بن محمد بن
ابو الحسنی - عبد الرحمن بن سمر	عبد الله بن ابی سیف
اعلام مختار - دہ بصرہ کریم	المدائنی مولى عبد المجيد
والکے تھے جسے دین میں جاگ	بن سمر، القریش و صولجری
مقیم ہوئے پھر مان سے	سکن المدائین انہر شغل عنہ
بدایین اگر ساکن ہو یہ	الی بغداد و سمرزل بلحا الی
اور پھر مرے وقت تک وہاں	حب بن دفاتہ و عوساج
یہ نہ اٹھو وہ صاحب تصنیف	الکتب المصنفہ و دی
کثوین - ان کو بزرگوار	عنه الربیر بن بکار و احمد
احمد بن ابی خثیمہ اور حرث بن	بن خثیمہ و الحرث بن ابی اسامہ
ابی اسامہ و غیر ذر روایت کی	قال یحیی بن معین غیر ذر
کر - یحیی بن سعید زبائرتہ	الکتب عن المدائنی کتبہ
الاج ماہد کہ ماہی کی کتاب	وکان ابو العباس یقول مو
سے لکھو اور ابو العباس	ارادہ اخبار کما سلا فرغیہ
کہتے تھے کہ جس کو اخبار اسلام	یکتب المدائنی ذکر الحارث
کی ضرورت ہو وہ مدائنی کی	بن ابی اسامہ ان ابی الحسن
کتاب کے لکھ حارث بن ابی	المدائنی سراد الصوم قبل
اسامہ کہتے ہیں کہ مدائنی رویت	موتہ بثلاثین سنہ و
بیس قبل موت اور وہ کچھ	انہ کان قارب مائتہ
مجھوڑ دیے تھے - کیونکہ وہ عمر	فقبل له فی رضہ ما
بیس سو برس اقرب ہو چکے	تشتہی فقال اشتمی
تھے - مرفعت کہ الیمین نوکون	ان اعیش وکان بو

و منشا بالیصلی ثقیلاً	زان کو پوچھا کہ آپ کیا چاہتے
الی المداین بعد حین شمر	ہیں کہ ان کے میرے آرزو ہیں کہ میں
صار الی البغداد فلم یزل	ابھی اور جتیا دوسلی ولادت اور
یجا حتی توفی بها فی ذی	تعلیم و تربیت بصری میں ہوئی
القعدہ سنۃ اربع و عشر	مردہ مارچ چیل گیا پھر وہاں
و ما تین وکان حاکماً بالفتوح	سربدار میں یا او پھر وہاں
و المغازی و بایام العرب	کے کہیں لکھا اور ماہ ذیقعدہ
و اخبارہم و انسابہم	۲۲۴ھ میں فوت ہوا۔ وہ
و رواۃ الشعر صدوقاً	علیم فتور۔ مغازی۔ انام
فی ذلک ذکرہ غیر انہ فأت	عرب کا بہت بڑا عالم تھا۔ عرب کے
فی سنۃ خمس و عشرین	اخبار و آثار اور اسباب کا بھی
و ما تین و لہ ثلاث و	بڑا جانی و لا خصوصاً شعر
ستعین	عرب کے متعلق وہ سب سے زیادہ
کتاب انساب سمعانی	روایت میں تھا۔ ۲۲۵ھ میں
اسکی وفات واقع ہوئی اور اس وقت وہ ترائوی برس کا تھا	

عبارت کتاب کیشکول فیما جری ال الرسول
للشیخ بہاوالدین اعلی علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ سنا بھی متاری نظریہ پر مشیہ	دھو ہذا نہ کہ یغیب
نہیں کہ جب حاکم وقت اپنے کو	عن نظرتک ان بانحا کما اذا
وسکنت میں نہایت کا متبع	لم تقید بالذبی فی حرکاتہ

وسكناته الترمصدا
 فيحتاج السلطن الى
 المساكن والمعاضد والمشي
 والمسا على مقاصد
 واداعضه وسطالته وشهوته
 في ارتكاب الشهوات والمخمرات
 وشرب المسكرات وسماع
 الغناء والولوع بالمردات
 والتهاطل مع السنوان
 الاجتذاب الى اموال من
 غيبتها وعسف الرعية
 ودلها فيضطر المملوك
 والسلطان الى شيطان
 يستتره وفيه ينصير
 فاقص يدلس له رماش
 يذاب له ولته وغلبيته
 يسكن الامور وطامع
 يشهد بالزور ومشاح
 نبتاكي ووجهه ايجوت
 الا حوال وبثيرة على حب
 الدنيا ونراهديلين الصفا
 وفشاق ينادو على الشرب
 وعيون تنظر والسنة نفجر

نہیں رہتا ہے تو نہ آف (فتح)
 سور کا ایک ہو تا ہے اور
 ایسا حکم ان امور میں اسے
 معاونین یستیر اور وزیر کا
 محتاج ہوتا ہے جو اس کو طلب
 پیڑ کاٹنا سنتے۔ نوجوانوں
 او کینیزوں کو ساتھ سر جانہ
 تعیش کرنے اور سوال غیر پر
 بلا استحقاق متصرف ہونے
 اور رعایا کو تباہ و برباد کرنے کے
 تمام اغراض و مقاصد اور
 مسامحی و مطالب میں او کی
 پوری معاونت اور تائید کرے
 یہ خواہشات نفسانی مانا
 کو شیطانی کو شیطانی کی
 طرف رجوع ہو کر تجویز
 دیتی ہیں وہاں شیطانی ان کی
 رعایا میں ہیبوب کو چھپا کر
 ہنس کے بیویوں کو شیش کرنا
 ہو کہ وقتاً اعلیٰ شریعت
 او کی رسل طبع آنا پر و نصرت
 کرتے ہیں قاضی اور بے
 روبا شمس میں نہیں رہتے ہیں

خطبا و فقی جمہولی تفرین	حتی بنیاء الخلیفہ بنیر المؤمنین
کرے بین - روسا اسکیں	سکرانا و یجد علی فسوقه
امور کرے بین - بخش ملک	اعوانا ولا نقوم هذه المملكة
اؤکی جمہولی کو اسی دستور میں	الا بد حص اخذ ادها
بزرگ اور ضعیفان قوم اؤکو	ولا تم دعوة قوم الا جهلا
لمر الحاح وزاری کیے ہیں	اعدائها و عند ما نظرنا
موران قوم اخفا و حال	اعتبار هل یجب اذا کان هذه
لئے عطا و ایثار کرتے ہیں	الدعوة لعلی بن ابی طالب
اور مال و زر کی محبت پر چاہتے	و ملائکها معویہ بن ابوسفیان
دلالتین - زما و قوم اؤکی	و وزیرا علیہا عمر بن العاص
بد کردار یونان و ضعیف	و المغیر بن شعبه قد خضعه
خفیف تبدیے میں فتناسم	علی بن ابی طالب علیہ السلام
قوم و کی شرانجوازی اور بیکاری	علیہا ما تاة الی ان قتلہ معویہ
کی مداومت پر اور نو جری بنایے	ان یرفع قد اسحق الحسین
ابن - یہاں تک کہ امیر المؤمنین	علیہا المشور قد مرشد
خایفہ حضرت غفایت میں ہو	بن الحنفیہ و قد مرسی ہاشم
جائے و او اپنی بدکاریوں کے	وال الی طالب دان بکرم عبد
اسی سادہن با جائے اسلئے	اللہ بن عباس ویراعی اصیب
ایسی جلوت کا قائم ہونا ہی ناممکن	علی احیاء ہم و اموات ہم
تھا تا دقتیکہ اوسلو بنی النبی کا	هذا بعید الفیاس و السب
نکریا حانا - سلطنت کا استبداد	الدنا و تیل یسجد علی رمق
محال تھا تا وقتیکہ تمام دشمن	ان یفعل ما نفس من التمدیر
اور اؤکی مخالفت تمام ہو جیانی	فی قتل علی علیہ السلام و

اولاد و تشدید شملهم
 و صب علی علی منبر و تقوین
 امره و نسخ ثرفه من صدور
 العوام و کتب ذلک فی
 البلاد و العباد و قد ید من
 صبا الیهم و التکیل من
 اثنی علیهم هکذا املاته و لیس
 شرادع فی قلوب بنی امیه
 بعض علی ابن ابی طالب علیه
 السلام و بغض رجاله و
 الله حتی اذی الحال الی
 قتل الحسن بالسه و الحسین
 بالسیف الذی لخب فی حمله
 و طیف براسه فی العباد و
 البلاد و هل تزدلک الا
 رجال الباء عقلاء علی
 فقهاء مشائخ فقراء و اعیان
 اغنیاء فبستعان بهم علی
 تدبیر العوام و القاء الهوام
 و تحلیف النفوس و زجر المتکلمین
 عن الخوض فی الناموس فلم
 یزل السب و اللعن و الطرد و الاصول

ہیں دیکھو کہ اس حالت میں
 حضرت علی کی دعوت کیسے
 قبول ایماں آئی سو یہ ملک کا
 حال تھا اور عمر عاص اور غنیمہ
 بن غنیمہ اور سکر و زریختی اس
 ان لوگوں کو ایک مدت تک
 نہ موت کا سلسلہ جاری
 لکھا بیان تک کہ سوویتے
 اوکو قتل کر آیا اسی طرح سمجھو
 کہ حضرت امام علی و امام حسین
 اور محمد بن حنفیہ اور سائر نبی شہداء
 اور ال ابرطالاب کی زمانہ میں
 کیسے قدر کی جاتی عبداللہ بن
 عباس و دیگر اصحاب حضرت
 امیر المومنین علی ابن ابیطالب
 علیہ السلام کی اولی حیات
 کو زامین یا اوکو مرنا کہ
 کیسی تعظیم و تحیرم ہوتی یہاں
 بالکل قیاس اور سیاست
 دنیوی و اصول و دور رس
 بلکہ سچا یہ اسکی حویہ پر ان
 اصول کے ایضاً تھے ہی امور

والخزل فی علی واولاده
در جالہ الف شہر النشاء
فیمہا رجال ومات فیہا
رجال وابیضت لہم ناسود
نحی وولدت صبیان و
اولاد واستنسقت بلاد
وعناد وساد بحر ارضی بنوامیہ
من ساد وانخذل اولاد علی
علیہ السلام ودر جالہ و
اتباعہ ومن یقتفی اثرہم
فی المدن والا قالیرکلا
ناصل لہم ولا معوان
ولا منساعدا والاخوان
وبذلت علی ذلک اموال
ونشاء علیہ رجال و
قتلت فیہ اقوال ودر کتب
فیہ احوال والالامہ
فی الال الی۔ ازل وجملة
الباعة والفلاحون۔
غافلون عن۔ قاصد۔
الملوک والسلاطین
وکبار الشیاطین

لازم تھی۔ جو وہ (معوہ) اپنی
تذبیح علی علیہ السلام اور اولی
اولادہ افسانہ کے قتل کراچے
اپنے امور کو پرانہ کر اپنے
اپنے لعنت کرائے۔ آپ کی
توہین و تحقیر کرائے۔ قلوب
عام سے آپ کو فضل و شرف
کو ستوائے اور ان امور کو تمام
دیار و مصار میں شایع کر لیں
اپنے محبت رکھنے والوں کے
ڈرائے۔ آپ کی طرح کرنیوالوں
کو ذلیل و خوار کر لیں کی نسبت
عن میں لایا۔ حکومت بنی امیہ
کی تمام مدت اسی طریقہ عمل
میں تمام ہو گئی۔ بغض علی اور
بغض اولاد و اصحاب علی
تلوب بنی امیہ میں سنسقر و ستم
ہو گیا یہاں تک کہ حضرت امام
حسن زہریہ اور حضرت امام
حسین علیہما السلام تلوار پر
شہید کر دیے گئے۔ اور کوسریا
کو تمام شہروں اور قوتوں میں

والسفر من ذلك خفيا ولا
 لا شتهرت فضاياد جري
 من طباع اهل المدن
 وعواهم ما اراد الملك
 ونزلي الناس على اغراضه
 وانتمت المحبة لما عند
 الملك بغض ال محمد
 سر جالهم وتجهشت
 التوقه بذلك في الاسواق
 وجال بين الناس الشقاق
 وصار اتباع الملوك
 المستنهرين بالملك كرام
 واجدال وانحصار ومن
 يكره الملك تحت سنده
 والقتل والظلم والجفاء
 وانساق المذبح الى
 معاضد الملك بيدا
 لسه انه واحتمل دولة
 بني امية ومقاصده
 وذل بالهمر والجور نذرها
 وستر المتقى عقيدته
 كتم العاقل سببته واستمرت

تشبه كيا اور یہ حالت کیسے
 ہوئی کیونکہ تمام طبقات علما
 و فقہاء اور مشائخ و فقہاء اور
 متمولان و اغنیاء سب کے سب
 تہذیب و عوام اور سب پر اقوام کے
 اصول عام پر چلتے تھے اور
 کار بند ہوتے تھے۔ خوف جان
 اور مال و تنسیہ علما و حکماء
 طبقہ عام کو ان امور کے غور
 و خوض اور تحقیق و تفتیش
 سے باز رکھتی تھی۔ اس پر حضرت
 علی علیہ السلام اور ان اولاد
 اصحاب پر سب و شتم۔
 لعن و طعن عز و خوار
 الیامدی ہرقہ میں بڑا سستی
 امم بالتسلیم قائم تھا
 اسی پر تہذیب و لغووں کی خیریت
 و سمات اختیار لی اور اسکو
 تقلید و تائید کی۔ انہی عقاب
 و اولاد کو بھی اسی کی تقلید
 دی اور اسی طریق پر کیا کہ وہ
 دو ملکوں میں سے ہوا اور

اور جو کچھ بتی اس کی مرضی تھی	الامور بین الیوم ویرا
وہی کیا اور جہان کتب پر سکا	اشدث الامام والعصا
اولاد و اسراع علی علیہ السلام کو	و سادت الکتاب المصنفة
ذیل و نما کیا اور جو کچھ لوگ	و ذلک فی البلاد التیسر
نہیں یا املون میں رہد بھی گئے	فیہا من انقاد علی الکرا العبا
تو اؤ کی یہ حالت تھی کہ کوئی اونکا	والذس علیہ الدینا فی
کبیر مہارن تھا انہ ناصرہ	لجہم حب العاجلة وعند
دو گارن و مدیر اونوں میں	الملک الیفا شاف لہو
کشت ہاں پیدا تھے بری بری	الدینار والذی وان یحک
تسفیئ مکہ میں اونیں ہوا تو	و ابتاعہ محنت الحرف و عین
کو تو ان مند بن لکڑاوتہ بد و قوفیہ	محنت المستیف ولا یکا د خفہ
امضا میں سواؤلو مجھ رہا حالہ	سن مع فکات سر عذ الیجا
جو قیدی صاحبان امر تھے وہ	الدوام الی اغراض الام حونا
السی عیشین او صرے کھو جینے	وطمعاً یغذون محنت الیادہ
وہم فیتار تھے دنیا کو کوہ بولوں	کبوتہ یستاءو الی شاء و متی
وسلاطین اور کبار سنا طید رہا	شاء و مع ذلک الصاوة
اور انرا و سنا سنا بابل مانق	قائمة و لا اذان ارتفع و
تمہ او کڑی عیب باو بھیہ بنے تھے	انصوم مستبر و الزکوۃ مایۃ
اونکی تمانہ میں فسیح کا	والیحد الی اذیۃ متطاع
کرنے تھے رباب سیاہت نور	والیحد قائم و الذاس علی
ہم طینات کی جانت تھے اون	من اقبس و الاموات من عقلة
اسو کا اجاؤ الخا جو عیہ نہ	وانہ منسبۃ و الملک

بین العوام مبسوطه و	کی محبت بغض ال محمدؐ کی غیر
لین فی البلاء والشتقاء	اسکین نہیں تھی یہ تمام حضرات
والمخوف والمخفاء غایر	اپنی مسلک کو اس سوویے کو
اولاد امیر المومنین	تمام بازاروں میں بچے اور
علی بن ابی طالب علیہ السلام	مشہور رہتے تھے اور عوام میں
واشیاءه واتباعه ولسان	اتفاق و شقائق بر مائے حق
استوق الامر لبنی مروان	لوگ ظاہریہ کی سطوت و حجت
بسبب قتل عثمان مقت علی	خصوصیت و ذریعہ قائم کرتے تھے
بن ابی طالب علیہ السلام	جو لوگ حاکم کے کراہت کرتے تھے
واشیاءه ورجاله فی	قتل کے بتاتے تھے۔ نکال دیا جاتے
قلوب الناس وبنیت بدینہم	تھے غرض کہ ان لوگوں کو دولت
هذا وبنی السیطان	یعنی امیہ کی تائید میں دست و
وقال باللسان هلك الملة	زبان پر کہام لیا او نکو پورا نفع
وها ونشانی الشیعیہ اصول	پہنچایا یا نخلان حکومت کو
وقالها فروع ودرست لها	ظہر و جوہر کے ذلیل و خوار کیا
افنان نام ثمت جہان لہ غرہا	یہاں تک کہ پر سبز گاروں نے
الحق ولا سقاها الرسول	اپنی حقیقت کو اور عاقل لوگوں
ولا جناها العقل ولا	و اپنی عبادت کو چھپایا -
اکل ثمرها الاولیاء ولا	مخالفین نے یہ طریقہ عمل عوام
طعمہم الفقراء فضہر بذلك	میں جاری کیا اور زمانہ کو تنگ
مذاہب و اختلف فیہ	و سخت کیا یہ تصنیفات و
مسائل و نسخت اخبار و	تالیفات تمام امصار و دیار

طوبہ آثار واستقرت العالۃ
 علی اختلاف والاختلاف
 وعدم الایلاف والجملة
 الحیوانیۃ بحسب میبایا
 ومناشیہا کما اخبر لقاد
 الامین یولد المولود علی
 الفطرة وانما ابوالکھیر
 وینصی انہ دینجسارہ -
 فینجسارہ ثم تلاشت
 دولة بنی امیۃ قد وطاوا
 المملکۃ لامی لا یجتاجون
 فیہ الی مصانعة ال علی
 علیہ السہ ومدار القم
 لہ لہ من المملکۃ
 باوصالة لہم فاقرو
 الوضائف التي قدرها
 بنی امیہ فی اخمد سار
 اللطالبین علی حالہا
 وساسو الناس بها و
 تناولوها ہتیتہ مرینہ
 د امد والعالم المعادین

مبشر سوئی اون کے تمام
 معاصد و فروع یوں میں پھیل
 گئی۔ لوں دنیا کے غلام تھے
 او علی طبیعتین میں جا، بارہ
 ا عنصر تھے اور حاکمان وقت
 کو پاس تلوار بھی تھی فلم بھی تھا
 دنیا بھی جہاد میں جس تھا اور
 ال محمد علیہ السلام اور او کی
 متبعین اثر خوف، قتل کو بچو
 نور ہوئے تھے۔ اکثر تلوار کو بچو
 آپ کو تھے، کوئی جرح و نقصان
 نہ ہو، یہی آریہ رفت سو کی حقیقت
 عوام میں بلند بول، نین ہوتی
 اس کی وجہ یہ کہ عوام کو ان کی
 حکام کو ساتھ وابستہ تھے اور
 انہیں کے زیر انتہا جیسا وہ
 چاہیں یا جب وہ چاہیں یا
 جس کسی ساتھ چاہیں۔ بیان
 کہ انہیں امور کے ساتھ اچھی
 نماز میں قائم ہو میں اذان بلند
 ہو میں۔ روز یہ معتبرہ میں

علی اغناهم بالاموال و
 استحوذ علی ذلک الرجال و
 ذهبوا علی ذلک مقامک و
 وراثت و وکایات و هبات
 و صدقات فلتا احس -
 انما البیتون بکایه بنی عباس
 و اخذت حقوقهم بغیر حقهم
 جروا الی اطراف و الاوطا
 خوف من القتل و التیاط
 و خاطبهم فی فی القیامه
 هذ البسالی فذنب لہم
 العباسیون الرجال و اعدا
 لہم القتال و تواءم المنصو
 حتی قتل منهم الوف و شرب
 الالوف و من وقف علی قتال
 الطالیین عرف ما جری من
 بنی عباس علی ال علی علمہ
 السلام حتی حطموا بیچ حقہم
 و فرقوا کلہم و راغنا علیہم
 و حراسہا من ال علی تنقاع
 عناد بنی امیہ فما استفتت
 دولہم و لا ہیبت صوتہم
 اور نہ اب حج مستطاع ہوئیے
 زکوۃ واجب اور جاد قائم ہوا۔
 بازار سیل و خشے مقرر ہو۔ غلن
 اور شہروں میں راستے کشادہ ہوئے
 اور ہر قسم کیے کاروبار میں تمام لوگ
 صرف ہوئے تمام قوم میں کوئی
 فرد و اجہ و بھرا واد علی اور اون کو
 شیعوں کی ایسا نہیں تھا جو
 ابتدا و رہ کی جاؤ سنت خوف
 و تار و غارت و غنائی و خزلت
 میں بگڑنا یا دور غلت یہ میں
 جا کر پوشیدہ ہوا ہو۔ اور جب
 بنی مروان کی حکومت مشہور اور
 منتقل ہو گئی تو او سیکر ساختہ
 حضرت علی اور او کی اولاد و
 شیعوں کی دشمنی بھی لوگوں
 کو دلوں میں مضبوطی سے جم گئی
 اور یہہ اہتمام صنوعی اور الزام
 موضع میں تمام لوگوں کو نزدیک
 کر یا ثابت ہو گیا اور گویا شہنشاہ
 تمام لوگوں کو کان میں بھونک
 دیا کہ حاکم وقت (عثمان) غفلت

حتی فهموا ان الشجرة
 الطالیز متفرقه والاغصا
 ذابله والاقتان ناقصة الدار
 محضوة الستون یا بسنه الشرا
 فعندها استقر او ساکنوا
 ولما یامینوا حتی علوا ان جمیع
 الراعی فی البلاد والاقاق
 المشرقة والمغربیة اعداء لال
 محمد صلعم یفصلون الصحابة
 علیهم ولا یانسن بذکرهم
 اهتمت الخلفاء والملوک من
 العرب والعجم واستعمالهم الکتاب
 وارتکاب المنکرات التی لا
 تجب لمشاهیر علی سبیل النبوی
 المیتة والخلافة انما لویة
 التی فرضها الله تعالی وشهد
 محمد صلعم وام یها ونض علیها
 فاضطروا الی وضع المدارس
 مشغلة العوام التی الفت
 بالقلوب والاوهام السامیة
 المدسمة والملابس المفاخرة
 والا نعام وسموا کل رئیس

بن مارکیا بھر اسلی صول کی مطاب
 ارکان شریعت وضع کر گئے ضعیف
 العقل لوگوں نے اسکو سیاہ کیا
 اور اس ریاضت میں بھی لگے لیکن
 حقیقت یہی اس شجر کو خدائی بگایا
 نہ رسول نوٹایا نہ عقل نے اسکی
 نگہ بند کی نہ اوباد ہندو کے
 بھون کو کھایا نہ فرائے اسکو
 اپنا طعام بنایا پس اسی طریق سے
 نواذب تک بھرا دن اسکو
 مختلف طریقہ مستخرج جہوں اور
 اسی کو مطابق اخبار و شمار کی گیتا
 لکھیں جنہیں کتابوں کو بھلائی پڑایا
 اور تمام ہر دین خیرات کے خلاف
 بڑھایا اور صفات انسانیت سم گداز
 ارجیات حیا انہ کا اثر ہوئی یا سو
 اسکی تعلیم و تربیت کا اصل بنایا
 تھا۔ اسی کی خبر رسول خدا نے
 دی کہ دنیا کو بھری نظرت اسلام
 پیدا کر جائے تین سید انکو الدین
 میں جہاد جنہیں رسولی عیسا فی
 محمد کی بنائے ہیں جب بنائے لی

علی معرفۃ اللہ وھو مذہب
 یغوث و یعوق و نسف و اشتغل
 علماء الجہوں بالخلاف و الشقاق
 والقوا من تابعی بن الباہلۃ والفلأ
 ببعین المظالم لا غشیف المداتر
 و احداث التفاضل و المتنافس
 و انتظم العالم علی صورۃ من قال کفر
 و ان کان صادقا کفر و من التیس
 بسواھا احتقر
 تحت بلخی بکرو العافیۃ
 عمل خصوص بنی امیہ کسلسلہ خدادید چلایا بجا کاتوا و انکی سلطنت میں۔ استقدار
 اگوا اور نہ بہت بد حال میں پاداری ال الی طالب کی جمیعت متفرق ہو چکی ہے
 او کی شاخیں پھردہ۔ او کی اقوال و آراء سف ہو چکی ہیں۔ دینے پانی تک کو
 محتج ہیں۔ بالاخر بنی عباس ایں دایہ پر قائم رہے اور کبھی جہن کے بیٹھے۔
 جب تک کہ انھیں یقین نہ ہو لیا کہ تمام ممالک مغربیہ و بلا مشرقیہ کی رہا۔ ال کھو
 صلح کہ دشمن جان ہو گئی ہے اور فرقہ صحابہ کو اولو گون پر ترجیح و تفصیل دیتی
 ہر اور اولو گون کی ذکر و بیان کر او کو کوئی آنت نہیں ہے۔ اس کے بعد جیسا
 کہ بیان کیا گیا ہے بنی عباس نے اپنا تمام خلفاء و والیان و عمالان ملکی کو ذریعہ
 ہے ایسی ایسی موضوعات و کذب و بات۔ نبوت محمدیہ اور خلافت علویہ کی تضعیف
 و تحفیف کو متعلق مرتب کرایے۔ جس کی نظر دشواری حالانکہ مقاصد نبوت
 و خلافت وہ امور و واجبات تھی۔ جس کو خدائے فرض اور بنی فو سنبت قرار دیا
 تھا۔ حکم بھی کیا گیا تھا اور نص بھی فرمایا تھی۔ بہر حال انھیں کذب و با کی
 تعلیم تمام مدارس ملکی میں جاری کی گئی اور عوام الناس نے اسی پر مشغول و مشغف
 اختیار کیا۔ دنیا کو قلوب نے انھیں و اہم و الفت خاصہ الی اور حکومت نے
 انھیں لوگوں کو راجع اعلیٰ کیے۔ انھیں کو خلعتاوی فاخرہ دئی۔ حضرات معلمین و

او مصائب الی بطلالت کی جائز
 والون پر ظاہر ہے کہ او کی ذہن کو
 حجاب او کی جماعتوں کو متفرق کروا۔
 او کی ماں و شہاد کو نیت ذابو و کر دیا
 او خدا کی قسم بنی امیہ الی بطلالت کی
 وہ مظالم انھیں کیے جو بنی عباس نے کئی
 کیونکہ بنو عباس نے اپنی استقامت و سلطنت
 و امانت و ولایت اور احکام مہمیت و
 صوت او ال علی علیہ السلام سے حفاظت

کی سبب یہ تجویز کیا کہ اگر او کا نظم
 عمل خصوص بنی امیہ کسلسلہ خدادید چلایا بجا کاتوا و انکی سلطنت میں۔ استقدار
 اگوا اور نہ بہت بد حال میں پاداری ال الی طالب کی جمیعت متفرق ہو چکی ہے
 او کی شاخیں پھردہ۔ او کی اقوال و آراء سف ہو چکی ہیں۔ دینے پانی تک کو
 محتج ہیں۔ بالاخر بنی عباس ایں دایہ پر قائم رہے اور کبھی جہن کے بیٹھے۔
 جب تک کہ انھیں یقین نہ ہو لیا کہ تمام ممالک مغربیہ و بلا مشرقیہ کی رہا۔ ال کھو
 صلح کہ دشمن جان ہو گئی ہے اور فرقہ صحابہ کو اولو گون پر ترجیح و تفصیل دیتی
 ہر اور اولو گون کی ذکر و بیان کر او کو کوئی آنت نہیں ہے۔ اس کے بعد جیسا
 کہ بیان کیا گیا ہے بنی عباس نے اپنا تمام خلفاء و والیان و عمالان ملکی کو ذریعہ
 ہے ایسی ایسی موضوعات و کذب و بات۔ نبوت محمدیہ اور خلافت علویہ کی تضعیف
 و تحفیف کو متعلق مرتب کرایے۔ جس کی نظر دشواری حالانکہ مقاصد نبوت
 و خلافت وہ امور و واجبات تھی۔ جس کو خدائے فرض اور بنی فو سنبت قرار دیا
 تھا۔ حکم بھی کیا گیا تھا اور نص بھی فرمایا تھی۔ بہر حال انھیں کذب و با کی
 تعلیم تمام مدارس ملکی میں جاری کی گئی اور عوام الناس نے اسی پر مشغول و مشغف
 اختیار کیا۔ دنیا کو قلوب نے انھیں و اہم و الفت خاصہ الی اور حکومت نے
 انھیں لوگوں کو راجع اعلیٰ کیے۔ انھیں کو خلعتاوی فاخرہ دئی۔ حضرات معلمین و

دریں نے اسی سلسلہ سے روسا کو امام کر لقب دیا۔ تاکہ اوکلی خلافت و امارت کی تصدیق ہو پھر اسی قوت و اعتبار پر ایک خلیفہ غاصب نے اپنی بعد و الو خلیفہ اور امام کو خلیفہ اور امام کر لقب سے ملقب کیا۔ حتیٰ کہ اوکا بنزد و واحد بنو جانی جانتا تھا کہ ہم گناہ کر رہے ہیں اور حرام کھا رہے ہیں۔ صلی علیہ وسلم کی سادہ بین دریں در سے خلفائے غاصبین کی طرف سے دعوت دینے والے ہیں۔ وہ اوصیٰ و انصاف و اعراض و مطالب پر قائم ہیں۔ یہ دولت الٰہی حق میں اوکو برابر ہیں اور لوگوں کو دشمن ہیں جو ان کو مخالف ہیں۔ اوکا انکار کر لے ہیں جو ان امور میں ان سے موافق نہیں ہوتا اور ان کی ان سنت مومنہ۔ مراتب علیہ خدم و حشم ظاہریہ۔ طعام و نذیرہ۔ لباس و خمر۔ دراج و قنبر مول اور ترغیم۔ خواب شیرین لذتہ اور صحبت و محبت و معشیت و عشرت پر اعراض کرتے ہیں۔ ملک کو تمام عمارت میں مانگوں کو مہلائے مناسب صرف سٹی عطا کر گئے کہ وہ امر و سلاطین کی طرف ہو کر و افق سے مناظرہ و معاضہ کریں اور ان پر جمع قائم کریں۔ جنس کا ایک طبقہ کو بعد و سے طبقہ لے اوکلی جمع تم کو بعد و سری قوم لہ پیدی اختیار کی اور قاعدہ سلف کا سب پر اثر ہو گیا یا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام میں مذہب جبر کی بنا ہوئی اور اسی طریقہ میں خاص مقام سب داخل ہو گئے۔ انھوں نے حیرت انگیز شیطانی زمانہ اعمال کو چھپایا اور فراموش سلاطین کی مکاریوں کو مخفی کیا۔ اور یہ عامی العقل کردہ و گردہ مذہب جبر کی تحصیل کے ایسے شائق بن گئے کہ معرفت خدا کو لے ایسی مادہ نہیں سمجھ جانا کہ بتہ مذہب بغیث۔ بیوقوف اور سرکاشا پھر تمام علماء و جمہور اسی شقاق و تفریق میں گرفتار ہو گئے۔ ان کو متبعین بھی جو اکثر فارواری اور بازاری لوگ تھے۔ ان امور کو قوت پہنچا دیا۔ اور پھر ایسے متعدد مدد سے قائم ہوئے کہ اوکلی حادثات کی تفصیل نہیں ہوتی تھی۔ اسی صورت و شکل میں نظام عالم پر قائم رہا جب کبھی کسی شخص نے ان کو اقوال سے انکار کیا کافر بنا گیا اور جس نے ان کا اختلاف کیا

ذلیل و حقیر کیا گیا

ممت بخیر و العافیہ

بہارِ شکر
جلد ۱۰
صفحہ ۶۶

بہارِ شکر
جلد ۱۰
صفحہ ۶۶

